THU.25.April.2024
VOLUME:19 NO: 107
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 25/اپریل 2024
جلد:19 شمار 107
15/شوال المکرم 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

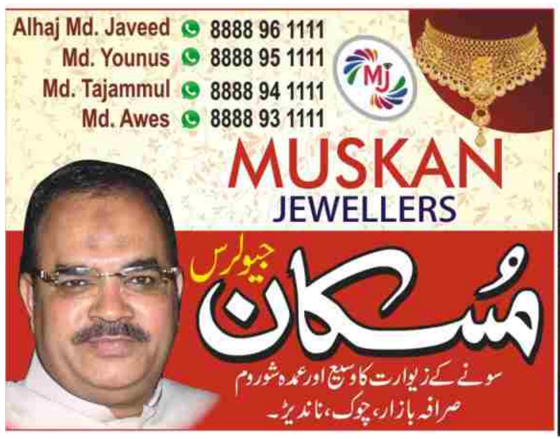

مہاراشٹر میں تقریر کے دوران مرکزی وزیر نتن گڈکری بیہوش ہوئے

ایوت محل: 24/اپریل (ایجنسیز) مرکزی وزیر نتن گڈکری آج مہاراشٹر کے یاوتمال میں تقریر کرتے ہوئے اچانک بیہوش ہوگئے۔ اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہی ہے، جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مائک کے سامنے کھڑے وہ اچانک لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ ایسے میں وہاں قریب میں کھڑے لوگوں نے انھیں پکڑ لیا اور پھر وہاں موجود سیکورٹی گارڈس و دیگر لیڈران گڈکری کو اسٹیج کے پیچھے لے گئے۔ اس وقت وہاں موجود لوگوں میں افرا تفری کا ماحول پیدا ہوگیا، لیکن جلد ہی حالات قابو میں آ گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شگر کی سطح کم ہو جانے کی وجہ سے گڈکری کی طبیعت خراب ہوگئی اور انھیں چکر آنے لگا۔ حالانکہ اب ان کی طبیعت بہتر بتائی جا رہی ہے۔ بعد میں انھوں نے پھر سے اپنی تقریر شروع بھی کی اور اپنی انتخابی مہم کو آگے بڑھایا۔ گڈکری یاوتمال میں این ڈی اے امیدوار راج شری پاٹل کی حمایت میں انتخابی تشہیر کے لیے پہنچے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ نتن گڈکری کی طبیعت پہلے بھی اس طرح خراب ہو چکی ہے۔ کچھ مواقع پر تقریب کے دوران شگر کی سطح کم ہونے کی وجہ سے وہ بیہوش ہوئے، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ جلد ہی وہ ٹھیک بھی ہو گئے۔ تازہ معاملہ میں بھی چند منٹ کے بعد ہی وہ تقریر کے لیے تیار ہو گئے اور اپنی تقریر مکمل کی۔ بعد ازاں وہ ایک دوسری تقریب میں شرکت کے لیے روانہ ہو گئے۔ نتن گڈکری کے دفتر سے ملی جانکاری میں بھی بتایا گیا ہے کہ مرکزی وزیر اب پوری طرح سے ٹھیک ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی تصدیق کی گئی کہ وہ آج وردھا لوک سبھا سیٹ کے تحت ورود شہر میں ہونے والی تقریب میں شرکت کریں گے۔

'مودی-شاہ دکاندار ہیں اور اڈانی-امبانی خریدار'

کانگریس صدر کھڑگے کا مودی حکومت پر سخت حملہ

نئی دہلی: 24/اپریل (ایجنسیز) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے کرناٹک کے کلبرگی میں پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ پر آج سخت ترین حملہ کیا۔ انہوں نے ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی دہائیوں قبل قائم کی گئی حکومت کی ملکیت والی فیکٹریوں کو مودی-شاہ امبانی-اڈانی کے ہاتھوں فروخت کر رہے ہیں۔ اپنے آبائی ضلع کلبرگی کے افضل پور میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ مودی کہتے ہیں کہ گاندھی خاندان نے ملک کو لوٹا ہے۔ آپ وزیر اعظم ہیں، لوٹا ہوا پیسہ واپس دلائیں۔ انہوں نے مودی کو لوٹی گئی دولت گاندھی خاندان سے واپس لینے کا چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس خاندان کا کوئی بھی فرد 1989 کے بعد وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ یا وزیر نہیں رہا۔ ایسے میں ان پر الزام عائد کرنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر نے کہا کہ مودی کہتے ہیں انہوں نے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ کیا کیا ہے آپ نے؟ سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے جو بڑے بڑے کارخانے قائم کیے تھے، آپ انہیں فروخت کر رہے ہیں اور کھا رہے ہیں۔ کھڑگے نے مزید کہا کہ اس ملک میں یہ ہو رہا ہے کہ دو دکاندار ہیں اور دو خریدار ہیں۔ دکاندار مودی-شاہ ہیں اور خریدار امبانی-اڈانی ہیں۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ مودی اور شاہ ملک کی عوام کے لیے نہیں بلکہ امبانی اور اڈانی کے لیے جی رہے ہیں۔ انہوں نے جلسے میں موجود لوگوں سے کہا کہ وہ (مودی اور شاہ) ان (امبانی اور اڈانی) کے لیے اقتدار چاہتے ہیں، آپ کے لیے نہیں۔

'بی جے پی جھوٹ پھیلاتی رہی لیکن راہل گاندھی نے عوام کے لیے لڑنا بند نہیں کیا'، کیرالہ میں پرینکا کا خطاب

وائناڈ/ونڈور: 24/اپریل (ایجنسیز) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی آج کیرالہ میں انتخابی تشہیر کے دوران بی جے پی اور مرکز کی مودی حکومت پر زوردار انداز میں حملہ کرتی ہوئی دکھائی دیں۔ انھوں نے وائناڈ اور ونڈور میں جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ملک کی عوام مہنگائی، بے روزگاری، معاشی بحران اور بدعنوانی کے خلاف متحد ہے۔ اس بار دلتوں، قبائلیوں، پسماندہ طبقات، نوجوانوں، خواتین، غریبوں، مزدوروں اور عام لوگوں کی حکومت بنے گی۔ بی جے پی کی شکست یقینی ہے۔'' وائناڈ سے کانگریس امیدوار اور اپنے بھائی راہل گاندھی کی حمایت میں بدھ کے روز انتخابی مہم چلاتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ملک میں جمہوریت کو کمزور کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ پہلی بار انتخاب کے وقت دو موجودہ وزرائے اعلیٰ کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ مودی نے الیکٹورل بانڈ منصوبہ شروع کیا جس میں موجود بدعنوانی اب ظاہر ہو چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس منصوبہ کو غیر قانونی بتایا اور عطیہ دہندگان کے نام ظاہر کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ جب سبھی نام ظاہر ہو گئے تو پتہ چلا کہ بی جے پی کو عطیہ کرنے والی سبھی کمپنیوں کو حکومت نے فائدہ پہنچایا تھا۔ ملک میں حالت ایسی ہے کہ جمہوریت اور سبھی ادارے کمزور ہو گئے ہیں۔ آج بے روزگاری و مہنگائی سمیت دیگر عوامی مسائل پر کوئی گفتگو نہیں ہو رہی۔ عوام کے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی یہ ہو رہی ہے کہ ان کے حقیقی ایشوز سے لگاتار توجہ بھٹکائی جا رہی ہے۔ خواتین کے ساتھ پیش آنے والے ظالمانہ واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''منی پور میں تشدد ہوا، خواتین کو پورے ملک کے سامنے برہنہ گھمایا گیا۔ ہاتھرس اور اناؤ میں خواتین کے ساتھ عصمت دری کی گئی اور انھیں نذرِ آتش کر دیا گیا۔ ملک کی اولمپک میڈل یافتگان خاتون کھلاڑیوں نے بتایا کہ ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جا رہی تھی، اور وہ سڑکوں پر انصاف کے لیے بھیک مانگ رہی تھیں۔ لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے ان سے منہ موڑ لیا، چھیڑ چھاڑ کرنے والوں اور زانیوں کو بچایا گیا۔'' کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کو ہدف تنقید بناتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صرف میرے بھائی (راہل گاندھی) اور کانگریس پارٹی پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ کبھی بھی بی جے پی کی تنقید نہیں کرتے۔ کیرالہ کی حکومت بی جے پی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ کا نام کئی گھوٹالوں میں آیا، لیکن مودی حکومت نے ان کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ ہر دوسرے اپوزیشن لیڈران پر حملہ کیا جاتا ہے، پریشان کیا جاتا ہے اور جیل میں ڈال دیا جاتا ہے، لیکن کیرالہ کے وزیر اعلیٰ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ کیرالہ بی جے پی صدر انتخاب کے دوران کروڑوں روپے کے ساتھ پکڑے گئے، ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ راہل گاندھی کے ذریعہ عوامی مسائل لگاتار اٹھائے جانے اور ان کی جدوجہد کا تذکرہ کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''راہل گاندھی ہمیشہ عوام کے لیے لڑے ہیں۔ بی جے پی کے لوگ انھیں طرح طرح کے ناموں سے بلاتے ہیں، ہر دن انھیں گالیاں دیتے ہیں اور ان کے بارے میں جھوٹ پھیلانے والی ویڈیو مشتہر کرتے ہیں، لیکن راہل گاندھی نے عوام کے لیے لڑنا بند نہیں کیا۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''راہل گاندھی کی سیاست حقائق پر مبنی ہے، وہ سچ کی سیاست کرتے ہیں۔ راہل گاندھی کی کوششوں سے کئی منصوبے وائناڈ کے لیے شروع کیے گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے عوام کے لیے جنگ لڑی اور حکومت کو عوام کے ذریعہ معاش کی حفاظت کرنے کے لیے مجبور کیا۔ راہل گاندھی پوری لگن کے ساتھ وائناڈ کی عوام کے لیے کام کرتے رہیں گے، جیسا کہ انھوں نے گزشتہ پانچ سالوں میں کیا ہے۔''

انڈین ریلویز کی بڑی پیش قدمی

جنرل کوچ میں سفر کرنے والوں کو 20 روپے میں ملے گا کھانا

نئی دہلی: 24/اپریل (ایجنسیز) انڈین ریلویز نے جنرل کوچ کے مسافروں کا خیال رکھتے ہوئے ایک بڑی پیش قدمی کی ہے۔ جنرل کوچ کے ریل مسافروں کو پلیٹ فارم پر کفایتی شرح پر کھانا دستیاب کرانے کی تیاری ہو چکی ہے جس کے تحت 20 روپے میں پوڑی اور سبزی دی جائے گی۔ اس کے علاوہ 50 روپے میں کھانے کا ایک پیکٹ بھی ہوگا جس میں چپاتی اور سبزی وغیرہ دی جائے گی۔ دراصل گرمی کی چھٹیوں میں ٹرینیں بھری جاتی ہیں اور اس بھیڑ کی وجہ سے لوگوں کا جنرل کوچ سے باہر نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ ٹرین کے دو منٹ ٹھہراؤ کی وجہ سے غریب طبقہ کے مسافروں کو کئی بار بھوکے رہنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریلوے نے کفایتی شرح پر کھانا دستیاب کرانے کی تیاری کر لی ہے۔ ایک ریلوے افسر کے مطابق آئی آر سی ٹی سی کے ساتھ مل کر ریلوے نے مسافروں، خصوصاً غیر ریزرو ڈبوں میں سفر کرنے والوں کی خدمت کے لیے یہ پیش قدمی کی ہے۔ افسر کا کہنا ہے کہ 100 اسٹیشنوں کے تقریباً 150 پلیٹ فارم پر کھانے کے کاؤنٹرس کھولے گئے ہیں اور اس سہولت کی آنے والے دنوں میں مزید توسیع کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ ریلوے نے جنرل کوچ کے مسافروں کو پینے کا پانی مہیا کرانے کا انتظام پہلے ہی کر دیا ہے، اور اب کھانے کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ ریلوے افسر کا کہنا ہے کہ اس بار ریکارڈ تعداد میں مسافر ٹرینوں میں سفر کر رہے ہیں۔ جنرل کوچ میں بھی مسافروں کی تعداد بڑھی ہے۔ ٹرین رکنے کے بعد جنرل کوچ کے مسافر ڈبے سے باہر نہیں نکل پاتے، اسی لیے ریلوے نے یہ خاص انتظام کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ گزشتہ سال تقریباً 51 اسٹیشنوں پر اس سروس کا کامیاب تجربہ کیا گیا تھا۔

کوٹک مہندرا کے خلاف آر بی آئی کا سخت ایکشن

آن لائن یا موبائل بینکنگ ایپ سے صارفین بنانے پر لگی پابندی

ممبئی: 24/اپریل (ایجنسیز) آر بی آئی نے کوٹک مہندرا بینک کے خلاف سخت قدم اٹھاتے ہوئے آن لائن یا موبائل بینکنگ ایپ کے ذریعہ نئے صارفین جوڑنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آر بی آئی نے بینک کے ذریعہ نئے کریڈٹ کارڈ جاری کرنے پر بھی روک لگا دی ہے۔ مرکزی بینک نے ایک پریس ریلیز جاری کر اس سلسلے میں جانکاری دی ہے اور بینک میں کئی خامیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی فکر کا اظہار کیا ہے۔ آر بی آئی نے بینکنگ ریگولیٹری ایکٹ 1949 کی دفعہ 35اے کے تحت یہ کارروائی کی ہے اور کوٹک مہندرا بینک کو فوری اثر سے نئے صارفین جوڑنے پر پابندی لگا دی ہے۔ حالانکہ بینک اپنے موجودہ صارفین کو سبھی طرح کی خدمات حسب سابق دینا جاری رکھے گا۔ اس میں موجودہ کریڈٹ کارڈ صارفین بھی شامل ہیں، جنھیں پہلے سے ملک رہی سہولیات ملتی رہیں گی۔ آر بی آئی کا کہنا ہے کہ مرکزی بینک کی قبل منظوری کے ساتھ بینک کے ذریعہ شروع کیے جانے والے ایک باہری آڈٹ کے مکمل ہونے کے بعد لگائی گئی پابندیوں کا تجزیہ کیا جائے گا اور آڈٹ میں بتائی گئی سبھی خامیوں کو دور کیا جائے گا۔ آر بی آئی کی جانب سے کہا گیا ہے کہ کوٹک مہندرا بینک پر یہ کارروائی 2022-23 کے لیے آئی ٹی اگزامنیشن کے دوران بینک میں کئی طرح کی خامیوں کو لے کر فکر کا اظہار کیا گیا تھا۔ کوٹک مہندرا بینک طے مدت میں ان فکروں کو حل کرنے میں ناکام ثابت ہوا ہے۔ آر بی آئی کا کہنا ہے کہ آئی ٹی رسک مینجمنٹ فریم ورک کی کمی میں بینک کے کور بینکنگ سسٹم اور اس کے آن لائن و ڈیجیٹل بینکنگ چینلز نے گزشتہ دو سالوں کی مدت میں کئی بار آؤٹیج دیکھنے کو ملا ہے، جس سے بینک صارفین کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آر بی آئی کے مطابق کوٹک مہندرا بینک جیسے اپنی آئی ٹی ایونٹری کو مینیج کرتا ہے اور ڈاٹا سیکورٹی کا اس کا جو طریقہ ہے، اس میں سنگین خامیاں پائی گئی تھیں۔ ریزرو بینک نے یہ بھی جانکاری دی کہ بینک کے ذریعہ دو سال میں اپنے کمپیوٹر سسٹم، سافٹ ویئر اپگریڈیشن یا اس کے سسٹم تک رسائی سے متعلق دقتوں کا کوئی حل نہیں نکالا اور نہ ہی ڈاٹا سیکورٹی کا مینجمنٹ کیا۔ ایسے میں ریگولیٹری خلاف ورزی کے سبب یہ کارروائی کی گئی ہے۔

لوک سبھا انتخاب: دوسرے مرحلہ کے لیے انتخابی تشہیر ختم

26 اپریل کو راہل گاندھی سمیت کئی لیڈران کی قسمت کا فیصلہ

نئی دہلی: 24/اپریل (ایجنسیز) لوک سبھا انتخاب کے دوسرے مرحلہ میں ملک بھر کی 88 سیٹوں پر 26 اپریل کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ان سبھی سیٹوں کے لیے انتخابی تشہیر بدھ کی شام ختم ہو گئی۔ دوسرے مرحلہ کی اہم سیٹوں میں کیرالہ کی وائناڈ؛ بہار کی کشن گنج، کٹیہار، بھاگلپور، بانکا؛ چھتیس گڑھ کی راجناندگاؤں، مہاسمند و کانکیر، اور کرناٹک کی میسور و بنگلور و شامل ہیں۔ لوک سبھا انتخاب کے لیے پہلے مرحلے کی ووٹنگ کا عمل 19 اپریل کو انجام پا چکا ہے۔ اب دوسرے مرحلہ میں جو امیدوار اپنی قسمت آزمائی کر رہے ہیں ان میں راہل گاندھی، ارون گوول، ہیما مالنی، ششی تھرور، مرکزی وزیر راجیو چندر شیکھر وغیرہ شامل ہیں۔ کیرالہ کی وائناڈ سیٹ سے سابق کانگریس صدر راہل گاندھی امیدوار ہیں۔ ہیما مالنی اتر پردیش کی متھرا سیٹ سے اور رامائن سیریل میں رام کا کردار نبھانے والے ارون گوول میرٹھ سے بی جے پی امیدوار ہیں۔ مرکزی وزیر راجیو چندر شیکھر ترووننت پورم سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ یہاں ان کا مقابلہ کانگریس لیڈر ششی تھرور سے ہے۔ جموں لوک سبھا سیٹ پر بی جے پی کی طرف سے جگل کشور اور کانگریس کی طرف سے رمن بھلا انتخابی میدان میں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ دوسرے مرحلہ کی 88 لوک سبھا سیٹوں پر 1206 امیدوار انتخابی میدان میں ہیں۔ کیرالہ کی سبھی 20 لوک سبھا سیٹوں پر اسی مرحلہ میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اس کے علاوہ 26 اپریل کو ہی کرناٹک کی 14 اور راجستھان کی 13 لوک سبھا سیٹوں پر ووٹرس اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ دوسرے مرحلہ میں اتر پردیش کی 8 لوک سبھا سیٹوں گوتم بدھ نگر، غازی آباد، امروہہ، میرٹھ، باغپت، بلند شہر، علی گڑھ اور متھرا میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ دوسرے مرحلہ کی انتخابی تشہیر ختم ہونے کے بعد اب کوئی بھی پارٹی عوامی جلسہ یا ریلی کا انعقاد نہیں کر سکے گی، حالانکہ امیدوار اور ان کے اسٹار پرچارک گھر گھر جا کر ووٹ ضرور مانگ سکیں گے۔

مودی کی مسلم مخالف تقاریر کی جانچ شروع

اپوزیشن کے دباؤ پر الیکشن کمیشن حرکت میں آ گیا

نئی دہلی: اپوزیشن کے بڑھتے دباؤ کے بیچ پتہ چلا ہے کہ الیکشن کمیشن' وزیر اعظم نریندر مودی کی راجستھان والی تقریر کے خلاف شکایتوں کی جانچ شروع کر چکا ہے۔ مودی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ کانگریس برسر اقتدار آنے پر دولت مسلمانوں میں پھر سے بانٹ دے گی۔ کانگریس اور سی پی آئی ایم نے مودی کی اس تقریر کے خلاف الیکشن کمیشن سے کارروائی کرنے کی علیحدہ علیحدہ درخواست کی تھی۔ مودی نے اتوار کے دن اپنی تقریر میں سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے اس ریمارک کا حوالہ دیا تھا کہ ملک کے وسائل پر اقلیتی فرقہ کا پہلا حق ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن' وزیر اعظم کے خلاف شکایتوں کی جانچ کر رہا ہے۔ کانگریس نے مودی کے خلاف کارروائی کرنے کی درخواست کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے کہا تھا کہ مودی کے ریمارکس تفرقہ پسند اور شر انگیز ہیں اور ان میں ایک مخصوص فرقہ کو نشانہ بنایا گیا۔ سی پی آئی ایم جنرل سکریٹری سیتارام یچوری نے ایکس پر پوسٹ میں الیکشن کمیشن سے کہا تھا کہ وہ شکایت کا نوٹ لے اور مودی اور بی جے پی کے خلاف کارروائی شروع کرے۔ انہوں نے ایف آئی آر درج کرنے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ کانگریس قائد اور سینئر وکیل ابھیشیک منوسنگھوی نے کہا کہ یہ الیکشن کمیشن کی بھی آزمائش ہے۔

بی آر ایس لیڈر کے۔کویتا کی ضمانت پر سماعت مکمل

6 مئی کو فیصلہ آئے گا

نئی دہلی: 24/اپریل (ایجنسیز) دہلی آبکاری پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں بی آر ایس لیڈر کے۔کویتا کی دائر کردہ ضمانت کی درخواست پر عدالت نے سماعت مکمل کرتے ہوئے فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ کے۔کویتا کی اس درخواست ضمانت پر دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ میں سماعت ہوئی۔ عدالت اب اس پر 6 مئی کو اپنا فیصلہ سنائے گی۔

واضح رہے کہ کے۔کویتا کو دہلی آبکاری پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ معاملے میں ای ڈی نے 15 مارچ کو گرفتار کیا تھا۔ کے۔کویتا کی درخواست ضمانت پر سماعت کے دوران ای ڈی نے عدالت کو بتایا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں بڑے پیمانے پر شواہد ضائع ہوئے ہیں۔ ہم حوالہ کے لین دین وغیرہ کے ذریعے 'اِنڈ ٹو اِنڈ' منی ٹریل کا پتہ لگانے میں کامیاب ہیں۔ ہم عدالت کو یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ انہوں (کے۔کویتا) نے شواہد مٹائے ہیں۔ اسی کے ساتھ ای ڈی نے عدالت سے یہ بھی کہا کہ ان کی گھریلو ملازمہ ان کا موبائل فون استعمال کر رہی تھی لیکن ان کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں کہ جب ان سے فون پیش کرنے کے لیے کہا گیا تو انہوں نے ڈاٹا ڈیلیٹ کیوں کر دیا۔ یہ ایک ایسا کیس ہے جہاں شواہد مٹائے گیے اور گواہوں کو متاثر کیا گیا۔ ای ڈی نے عدالت کے روبرو یہ بھی کہا کہ ارون پلئی نے اپنا بیان اسی وقت واپس لے لیا تھا جب انہیں کے۔کویتا کا سامنا کرنا تھا اور یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ کے۔کویتا شراب کے تاجروں کی 'ساؤتھ گروپ' لابی سے وابستہ تھیں۔ دہلی حکومت کی 2021-22 کی ایکسائز پالیسی میں ساؤتھ گروپ کا بڑا اور اہم کردار تھا۔ الزام ہے کہ آبکاری گھوٹالہ کے ملزم وجے نائر نے مبینہ طور پر 'ساؤتھ گروپ' سے کم از کم 100 کروڑ روپے کی رشوت لی تھی۔ ساؤتھ گروپ نے انہیں یہ رشوت عام آدمی پارٹی کے لیڈروں کو دینے کے لیے دی تھی۔ ای ڈی نے حیدرآباد کے تاجر ارون رام چندرن پلئی کو گرفتار کیا ہے جنہیں کے۔کویتا کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ تفتیش کے دوران ای ڈی نے ارون پلئی اور کویتا کو بھی آمنے سامنے بٹھایا تھا۔ اس ضمن میں کے۔کویتا نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے کچھ غلط نہیں کیا۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ مرکزی حکومت ای ڈی کا استعمال کر رہی ہے کیونکہ بی جے پی تلنگانہ میں 'بیک ڈور انٹری' نہیں کر سکتی۔ عدالت میں ای ڈی کی جانب سے پیش کردہ دلائل پر کے۔کویتا کے وکیل نے انہیں تحریری طور پر طلب کیا۔ عدالت نے کے۔کویتا اور ای ڈی کے دلائل سننے کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے فیصلہ 6 مئی کو سنانے کے لیے کہا ہے۔

منیش سسودیا کو عدالت سے جھٹکا، عدالتی حراست میں 7 مئی تک توسیع، سی بی آئی سے جواب طلب

دہلی: 24/اپریل (ایجنسیز) راؤس ایونیو کورٹ نے دہلی شراب پالیسی سے متعلق سی بی آئی کیس میں الزامات طے نہ کرنے کی درخواست پر مرکزی تفتیشی ایجنسی سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں منیش سسودیا کی عدالتی تحویل میں 7 مئی تک توسیع کر دی ہے۔ اب اس کیس کی اگلی سماعت 7 مئی کو ہوگی۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ کیس کی سماعت کے دوران آئی او نے کہا تھا کہ تین سے چار ماہ میں تفتیش مکمل کر لی جائے گی لیکن ابھی تک کیس کی تفتیش جاری ہے۔ اس نے مزید کہا کہ عدالتی حکم کے بعد کیس میں گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور 164 کا بیان بھی قلمبند کیا گیا۔ ایسے میں کیس میں الزامات طے کرنے پر سماعت ابھی شروع نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے قبل کی سماعت پر راؤز ایونیو کورٹ نے دہلی شراب گھوٹالہ معاملے میں سسودیا کی درخواست ضمانت پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ راؤز ایونیو کورٹ میں جج کاویری باویجا کے سامنے سماعت کے دوران سی بی آئی نے کہا تھا کہ سسودیا اس بدعنوانی کے سرغنہ ہیں، اس لیے انہیں ضمانت نہیں دی جانی چاہیے۔ سی بی آئی نے کہا کہ اگر سسودیا کو ضمانت مل جاتی ہے تو وہ دباؤ کے ذریعہ ثبوتوں اور گواہوں کو متاثر کرنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر سکتے ہیں۔ عدالت میں سماعت کے دوران منیش سسودیا کے وکلا پر جج کی ناراضگی کا بھی واقعہ بھی سامنے آیا۔ اپنی دلیل پیش کرنے کے بعد وکلا حضرات کمرہ عدالت سے باہر چلے گئے، جس پر سماعت کر رہے جج نے سخت برہمی کا اظہار کیا۔ جج نے کہا کہ ہم نے اس طرح کا رویہ پہلی بار دیکھا ہے کہ آپ اپنے دلائل پیش کرنے کے بعد کمرہ عدالت سے باہر چلے گئے۔ یہ کیسا طرز عمل ہے؟ جج کی ناراضگی پر وکلا نے عدالت سے معذرت طلب کی۔

’اثاثوں کی تقسیم‘ پر مودی کا مسلمانوں کے بارے میں متعصّبانہ بیان

انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حزب اختلاف کی جماعت کانگریس اقتدار میں آئی تو وہ لوگوں کی دولت کو ’دراندازوں‘ اور ’بہت سے بچے‘ پیدا کرنے والوں میں تقسیم کر دیں گے۔ بقول ان کے ’کانگرس کا منشور ہے کہ وہ ملک بھر سے لوگوں سے ان کے اثاثے لے عوام میں برابر تقسیم کریں گے۔‘ نریندر مودی نے دعویٰ کیا کہ کانگرس پہلے حکومت میں کہہ چکی ہے کہ ہندوستان کے اثاثوں پر مسلمانوں کا حق ہے۔ ’اس لیے اس کا مطلب ہوا کے وہ یہ اثاثے لے کر انھیں بانٹیں گے جن کے زیادہ بچے ہیں اور ’دگھس بیٹھیوں‘ میں بانٹیں گے۔‘ انڈیا میں پارلیمانی انتخابات جاری ہیں، جس کے پانچ مرحلوں میں سے ابھی 4 مرحلے باقی ہیں۔ پہلا مرحلہ 19 اپریل کو ہوا تھا اور نتائج کا اعلان 4 جون کو کیا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی کے اس بیان پر ردعمل دیتے ہوئے حزب اختلاف کی جماعتوں نے ان پر ’اسلاموفوبک بیانیہ‘ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ’میری ماؤں اور بہنوں یہ اربن نسل کی سوچ آپ کا منگل سوتر بھی محفوظ رہنے نہیں دے گی۔‘ انھوں نے کہا کہ ایک سرکار کو یہ حق نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کے ذاتی اثاثوں کا حساب کرے یا ان کے لے لے۔ وزیر اعظم نے اس بیانیے کو ٹویٹر پر اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے شیئر کیا لیکن وزیر اعظم کے ذاتی ویب سائٹ سے متنازع بیان کے حصے کے انگریزی ورژن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ حالانکہ وزیر اعظم نے پیر کے روز علی گڑھ میں ایک انتخابی ریلی میں پھر سے اپنے بیانیے کو دوسرے لفظوں میں دہرایا۔ ان کے اس بیانیے کو بڑے پیمانے پر انڈیا میں مسلم اقلیت کی طرف اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

اثاثوں پر حق کی بات کہاں سے شروع ہوئی

مودی کی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے زیر قیادت حکومت پر اکثر انڈیا کی اقلیتی برادریوں خصوصاً مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ مسلم اقلیت کو امتیازی سلوک اور حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور مودی کے دور حکومت میں انھیں ’دوسرے درجے‘ کے شہریوں کے طور پر زندگی گزارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان الزامات کی بی جے پی تردید کرتی رہی ہے۔ مودی نے حالیہ تبصرہ ریاست راجستھان میں ایک انتخابی ریلی میں کانگریس پارٹی کے منشور کے بارے میں بات کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے الزام لگایا کہ منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس انڈیا میں خواتین کے سونوں کا ’حساب‘ کرے گی اور اسے لوگوں میں دوبارہ تقسیم کرے گی۔ انھوں نے سامعین سے سوال پوچھا کہ ’کیا آپ کی محنت کی کمائی دراندازوں کو دینی چاہیے؟‘ مودی سابق وزیز اعظم منموہن سنگھ کی 2006 کی تقریر کا حوالہ دے رہے تھے، جس میں منموہن سنگھ نے اقلیتوں اور دوسرے پسماندہ طبقوں کو بااختیار بنانے کی بات کی تھی تاکہ وہ ترقی کے ثمرات میں حصہ لے سکیں اور کہا تھا کہ ملک کے وسائل پر ان طبقوں کا پہلا حق ہونا چاہیے۔ منموہن سنگھ کے بیان پر اس وقت بھی تنازع ہوا تھا جب اس وقت کی حزب اختلاف نے الزام لگایا تھا کہ حکومت مسلمانوں کو ملک کے وسائل پر پہلا حق دینا چاہتی ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم کے دفتر نے دہرایا تھا کہ انھوں نے ایسا صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ ہر پسماندہ طبقے کے لیے کہا تھا۔ انھوں نے ایک پریس ریلیز میں واضح کیا کہ وزیر اعظم کا ’وسائل پر پہلا دعویٰ‘ کا حوالہ ان تمام ’ترجیحی‘ حلقوں کے بارے میں تھا، بشمول ایس سی، ایس ٹی، او بی سی، خواتین اور بچوں اور اقلیتوں کی ترقی کے پروگرام۔

مسلمانوں کے لیے ’متعصّبانہ رویہ‘

وزیر اعظم مودی اس طرح کے بیانات پہلے بھی دے چکے ہیں جب وہ ریاست گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔ سنہ 2002 میں گجرات کے مہلک فسادات کے چند مہینوں بعد ہونے والے ریاستی اسمبلی کے انتخاباتی مہم دوران انھوں نے بھیڑ سے پوچھا کہ کیا سرکار کو ’ریلیف کیمپ چلانا چاہیے؟ کیا ہمیں بچے پیدا کرنے کے مراکز کھولنے چاہیں؟‘ نیوز پورٹل دی وائر کے مطابق انھوں نے کہا کہ ’ہم خاندانی منصوبہ بندی کو مضبوطی سے نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پانچ، ہمارے پچیس۔ اس ترقی کا فائدہ کس کو ہوگا؟ کیا گجرات میں خاندانی منصوبہ بندی ضروری نہیں؟‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’گجرات کی آبادی بڑھ رہی ہے، غریبوں تک پیسہ نہیں پہنچ رہا ہے؟ وجہ کیا ہے؟‘ مسلم اقلیت کو انڈیا میں اکثر اس دقیانوسی سمجھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دعویٰ مسخ شدہ ہے اور مسلمانوں کے خلاف متعصّبانہ سلوک کا وجہ بنتا ہے۔ واضح کر دیں کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی کی شرح میں ہندوؤں سے زیادہ تیزی سے کمی ہو رہی ہے۔ بلکہ 2011 کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی شرح نمو انڈیا میں دیگر پسماندہ گروپوں سے ملتی جلتی ہے۔

تبصرے پر سیاسی رہنماؤں کی تنقید

انڈیا میں اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے وزیر اعظم کے تبصرے پر تنقید کی ہے۔ کانگریس لیڈر ملکارجن کھرگے نے اپنی پارٹی کے منشور کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ ’ہر انڈین کے لیے‘ ہے اور یہ سب کے لیے برابری اور انصاف کی بات کرتا ہے۔ انھوں نے مودی کے بیان کو ’گھبراہٹ اور ’نفرت انگیز تقریر‘ بتایا اور کہا کہ یہ اپوزیشن سے، جس نے پہلے مرحلے کی پولنگ میں بی جے پی سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، لوگوں کی توجہ ہٹانے کی ایک چال ہے۔ انھوں نے کہا کہ ’انڈیا کی تاریخ میں کسی وزیر اعظم نے اپنے عہدے کے وقار کو اتنا کم نہیں کیا جتنا مودی جی نے کیا ہے‘۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی نے کہا کہ ’مودی نے آج مسلمانوں کو درانداز اور بہت سے بچوں والے لوگ کہا اور مودی کے انتخابی نعرے (موی کی گارنٹی) کا حوالے دیتے ہوئے مزید کہا کہ 2002 سے ’مودی کی گارنٹی‘ صرف مسلمانوں کو گالی دینا اور ووٹ حاصل کرنا ہے‘۔ بنگال کی ترنمول کانگریس کے ممبر پارلیمان ساکیت گوکھلے نے مودی کے بیان کو مسلم اقلیت کے خلاف ’نفرت انگیز اور تفرقہ انگیز‘ قرار دیا اور زور دیا کہ لوگ انڈیا کے انتخابی حکام (الیکشن کمیشن آف انڈیا) سے اس تقریر کے خلاف شکایات درج کریں۔ رپورٹس کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

(بی بی سی)

فرقہ پرست طاقتوں سے مقابلہ کیلئے

کرناٹک ماڈل کی ضرورت، خاموش مہم ضروری

حیدرآباد۔/ 21 اپریل، (سیاست نیوز) لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی اور فرقہ پرست طاقتوں کے غلبہ کا مقابلہ کرنے ملک گیر سطح پر دانشوروں اور ملت کا درد رکھنے والوں کی جانب سے شعور بیداری مہم کے مثبت نتائج دیکھے جا رہے ہیں۔ لوک سبھا چناؤ کو عوامی مسائل کے بجائے فرقہ وارانہ ایجنڈہ تک محدود کر کے سنگھ پریوار ملک کو ہندو راشٹر میں تبدیل کرنے کے ایجنڈہ کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی اور سماجی شخصیتوں کے علاوہ ملک کے نامور جہدکاروں نے سیکولر ووٹ کی تقسیم روکنے کی مہم کے تحت ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے عوام تک پیام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اسی مہم کا نتیجہ ہے کہ شمالی ہند کی کئی ریاستوں میں مسلمانوں نے لوک سبھا چناؤ میں سیکولر طاقتوں کے حق میں متحدہ رائے دہی کا فیصلہ کیا ہے اور اس مرتبہ امید کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کی ووٹنگ کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ بی جے پی نے جنوبی ہند بالخصوص تلنگانہ پر توجہ مرکوز کی ہے کیونکہ تلنگانہ کو جنوب کا گیٹ وے کہا جاتا ہے۔ بی جے پی تلنگانہ کی 17 میں 10 لوک سبھا نشستوں پر کامیابی کیلئے منصوبہ بند لائحہ عمل پر کاربند ہے۔ پارٹی نے مودی حکومت کی کارکردگی سے زیادہ فرقہ وارانہ ایجنڈہ کو ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہندو ووٹ بینک مستحکم کرنے کوشاں ہے۔ تلنگانہ بنیادی طور پر سیکولر ریاست ہے اور عوام نے کبھی بھی فرقہ پرست طاقتوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ لوک سبھا چناؤ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے تلنگانہ کے سیکولر رائے دہندوں میں شعور بیداری مہم کا آغاز کیا گیا تاکہ بی جے پی کو کامیابی سے روکا جا سکے۔ بعض قومی شخصیتوں جن میں مذہبی شخصیتیں بھی شامل ہیں حیدرآباد پہنچ کر عوام سے خطاب میں لوک سبھا انتخابات کی اہمیت اور رائے دہی میں حصہ لینے کی افادیت سے واقف کرا رہے ہیں۔ ملک میں فرقہ پرستی اور مظالم کے خلاف جدوجہد کرنے والے جہدکاروں اور سیول سوسائٹی کی تنظیموں نے تلنگانہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے کئی پروگرام منعقد کئے تاکہ عام رائے دہندوں کو انتخابی عمل میں شامل کرنے کی ترغیب دی جا سکے۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ تلنگانہ اور دیگر ریاستوں کو کرناٹک ماڈل اختیار کرنا ہوگا تاکہ فرقہ پرست طاقتیں شعور بیداری مہم سے بے خبر رہیں۔ شعور بیداری کے سلسلہ میں عموماً زیادہ تشہیر بھی نقصان کا باعث بن سکتی ہے کیونکہ فرقہ پرست طاقتیں جوابی کارروائی میں سیکولر ووٹ کو متحد ہونے سے روکنے کی حکمت عملی پر عمل کر سکتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا کہ سوشیل میڈیا پلیٹ فارم کے زیادہ استعمال سے فائدہ کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہوئے ہیں۔ ایسے وقت جبکہ مسلم اور سیکولر رائے دہندوں کو بی جے پی کے خلاف ووٹ دینے کیلئے متحرک کیا جا رہا ہو تو ضرورت اس بات کی ہے کہ خاموش تحریک چلائی جائے اور شعور بیداری کے پیام کو واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر یا کسی اور پلیٹ فارم پر شیئر کرنے کے بجائے سینہ بہ سینہ مہم زیادہ کارآمد ہو سکتی ہے۔ کرناٹک ماڈل کا تذکرہ اس لئے کیا گیا کیونکہ کرناٹک کے اسمبلی چناؤ میں سیکولر طاقتوں کی حکمت عملی سے بی جے پی اور سنگھ پریوار خواب غفلت کا شکار رہا اور مسلمانوں کی متحدہ رائے دہی کے نتیجہ میں بی جے پی اقتدار سے محروم ہوگئی۔ بتایا جاتا ہے کہ جہدکاروں اور مسلم تنظیموں نے بی جے پی حکومت کے مظالم کا خاتمہ کرنے کیلئے شور شرابہ اور تشہیری ہتھکنڈوں کے بجائے سینہ بہ سینہ مہم کو ترجیح دی تھی اور یہی حکمت عملی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی بھی منصوبہ یا حکمت عملی کو برسر عام کر دیا جائے تو مخالفین اس کا توڑ تیار کر لیتے ہیں۔ کرناٹک کے اسمبلی انتخابات میں مسلمانوں نے اس قدر احتیاط سے کام لیا تھا کہ کاروباری مراکز اور عوامی مقامات پر سیاسی گفتگو یا تبصروں سے گریز کیا گیا جس کے نتیجہ میں بی جے پی اور سنگھ پریوار کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ مسلمان متحدہ طور پر کانگریس کے حق میں ووٹ دیں گے اور گذشتہ کے مقابلہ مسلمانوں کی رائے دہی کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ تلنگانہ میں لوک سبھا چناؤ کئی اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے اور 10 سے زائد حلقوں پر فیصلہ کن موقف رکھنے والے مسلم رائے دہندوں کو تشہیر، شور شرابہ یا نعرہ بازی کے بغیر خاموش حکمت عملی پر عمل کرنا ہوگا تاکہ بی جے پی کے بڑھتے قدم کو جنوبی ہند میں روکا جا سکے۔ بی جے پی کے تلنگانہ میں 4 سٹنگ ارکان ہیں لیکن وہ جاریہ الیکشن میں مزید 6 نشستوں پر کامیابی کا عزم رکھتی ہے۔ تلنگانہ میں زیادہ تر شعور بیداری مہم سوشیل میڈیا پلیٹ فارم پر دکھائی دے رہی ہے جس میں قوم کے ذمہ داروں کے علاوہ دیگر افراد بھی اپنی رائے پیش کرتے ہوئے مخالفین کو چوکس کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے آئی ٹی سیل نے جوابی مہم کے طور پر بعض نام نہاد مسلم چہروں کا استعمال شروع کر دیا ہے تاکہ عام مسلمانوں میں الجھن پیدا کرتے ہوئے ووٹ تقسیم کر دیئے جائیں۔ جس طرح کرناٹک میں خاموش مہم نے اپنا اثر دکھایا ہے اسی طرح تلنگانہ میں بھی اگر مسلمان شعور کا مظاہرہ کریں تو بی جے پی کو موجودہ 4 نشستوں سے بھی کم تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ووٹ کے استعمال کا تعلق ہے مسلم رائے دہندوں میں سینہ بہ سینہ یہ پیام دیا جائے کہ ہر لوک سبھا حلقہ میں فرقہ پرستوں کو شکست دینے کی اہلیت اور طاقت رکھنے والے امیدواروں کے حق میں اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں۔ خاموش مہم میں مساجد کے ائمہ اور خطیب اہم رول ادا کر سکتے ہیں جو روزانہ کسی ایک نماز کے بعد مصلیوں کو ووٹ کی اہمیت اور فرقہ پرست طاقتوں کے خطرہ سے واقف کراتے ہوئے ووٹنگ تناسب میں اضافہ کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ مذہبی اور سماجی اداروں کے علاوہ دینی مدارس بھی اس مہم سے وابستہ ہوکر تلنگانہ میں 13 فیصد مسلمانوں کی رائے دہی کو کم ازکم 60 فیصد تک پہنچا دے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ بی جے پی کا 10 نشستوں کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ شرط اس بات کی ہے کہ شعور بیداری مہم کی اسی حد تک تشہیر ہو جتنی کہ اس کی ضرورت ہے۔ عام مسلمان بازاروں اور عوامی مقامات پر تبصروں سے گریز کریں اور 13 مئی کو ووٹ کے استعمال کے ذریعہ جواب دیں۔1

لوک سبھا انتخابات میں سبھی پارٹیوں نے مسلمانوں سے دوری برقرار رکھی

جاوید جمال الدین

ملک میں 2024 کے عام انتخابات کو آر پار کی لڑائی قرار دیا جا رہا ہے، عوام میں اس ضمن میں بیداری پیدا کی جا رہی ہے کہ موجودہ انتخابات کے ذریعے ہمیں ملک کے آئین، جمہوریت، سیکولرازم اور بھائی چارہ و اتحاد کو بچانا ہے تو اپنے حق رائے دہی کا استعمال دانشمندی سے کرنا ہوگا۔ ڈھکے چھپے نہیں بلکہ کھلے عام کہا جاتا ہے کہ حکمراں پارٹی یا این ڈی اے خلاف ووٹ دینا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے تو اس بار بھی کوئی اُمید نہیں تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگریس سمیت سبھی سیاسی پارٹیوں کا رویہ ایک جیسا ہی ہے، البتہ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے ماضی کی طرح بڑی تعداد میں مسلمانوں کو ٹکٹ تقسیم کیے ہیں۔ حالانکہ چند سال سے آبادی میں حصہ داری کے نعروں میں اضافہ ہوا ہے، اس کے باوجود لوک سبھا انتخابات میں مسلمانوں کو دی جانے والی نمائندگی گھٹ گئی ہے۔ ٹکٹ کی تقسیم میں بی جے پی کا نعرہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کھوکھلا ثابت ہوا ہے، لیکن اور اس طرز عمل نے سیکولر پارٹیوں کے ہتھکنڈوں، کردار اور چہرے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ مسلمانوں کو لوک سبھا انتخابات میں ملک بڑی سیاسی پارٹیوں اور ان کے اتحادوں نے سب سے کم ٹکٹ دیئے ہیں۔ اور اس میں بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

لوک سبھا انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے، ہر ایک پارٹی نے اپنی پوری طاقت جھونک دی ہے، این ڈی اے اور انڈیا اتحاد میں دو دو درجن پارٹیاں شامل ہیں۔ انڈیا اتحاد مودی سرکار کو مرکز سے روکنے کے لئے پرعزم ہے، مودی سرکار پچھلے دس سالوں میں ملکی سطح پر صرف مسجد و مندر، تین طلاق، ہندو مسلم اور فرقہ وارانہ سطح پر کام کیا ہے، حالانکہ انہیں مہنگائی و بے روزگاری پر زیادہ سے زیادہ کام کرنا تھا۔ لوگوں پر ٹیکس کی بھرمار کے ذریعے ان کے منہ سے لقمہ چھینا گیا ہے، مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چلا کر تباہ برباد کرنے کی کوشش، زمین و جائداد پر قبضہ کرنا، ہندوتوا کی سیاست کو عروج بخشا گیا ہے، ہر طرف عوام و خاص میں ناراضگی نظر آتی ہے۔

مودی سرکار کی دس سالہ سچائی یہی ہے کہ اقلیت و دلت طبقہ بی جے پی کے نیک ارادے سے خود کو الگ تھلگ محسوس کر رہی ہے، ملک کا کسان ناراض اور جاٹ سماج نے کھل کر مودی سرکار کے خلاف مورچہ سنبھال رکھا ہے، جس سے مودی حکومت کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں جاری ہیں۔ بی جے پی کی جملہ بازی اور دھوکہ بازی جاتی ہے۔ جن کمپنیوں نے بی جے پی کو چندہ دیا ہے اس کو چھپا رہے ہیں، جس کالے دھن کو واپس لانے کے دعوے 2014 میں کیے گئے، وہ ثابت کرنے میں ناکام رہے، کسانوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، نوجوان تعلیم یافتہ بے روزگار ہے، مہنگائی اپنے عروج پر ہے، ملک میں بے روزگاری لوگوں کی کمر توڑ دی ہے۔

حزب اختلاف نے نریندر مودی سرکار پر جمہوریت کو ختم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ جبکہ کانگریس آئین کی تحفظ کی بات کرتی ہے، ہر پارٹی کا انتخابی منشور بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ اپوزیشن نے بی جے پی کے انتخابی منشور کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ انتخابی منشور حقیقت سے کوسوں دور ہے، لوگوں کو بس جھوٹا خواب دیکھانے کی کوشش کی ہے جبکہ کانگریس پارٹی نے انتخابی منشور میں پانچ گارنٹی دی ہیں۔ دانشوروں کا خیال ہے کہ ملک وملت کی بقاء و سالمیت کی بقاء کے لیے کانگریس سمیت سیکولر انڈیا محاذ کو کامیابی ملنا چاہیئے۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن ان دعووں کے درمیان لوک سبھا انتخابات میں مسلمان نمائندوں کی تعداد قدر کم ہے، حصے دار ہونے کے باوجود بھی حصہ نہیں مل پایا ہے، یہ اپنے آپ میں غور و فکر کا مقام ہے سیکولر کہے جانے والی پارٹیوں کا بھی وہی حال ہے جو دوسری پارٹیوں کا ہے۔ مہاراشٹر میں بھی پارٹیاں مسلم نمائندگی دینے میں بغلیں جھانک رہی ہیں۔ اس سے پہلے بھی مسلمان سیکولر پارٹیوں کے امیدواروں کو کامیاب کرتا رہا ہے۔ اس بار بھی اُسے انڈیا الائنس کا جو بھی امیدوار میدان میں ہے، ذات پات اور دھرم سے اوپر اٹھ کر اپنے قیمتی دونوں سے کامیاب بنانا چاہیئے، نفرت و عداوت کی دوکان چلانے والے باطل طاقتوں کا اپنے ووٹ سے بائیکاٹ کریں۔ ہندوستانی شہری کیلئے یہ بہت بڑی طاقت اور ہتھیار ہے۔

اس بار سے بھارتیہ جنتا پارٹی نے صرف 2 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ ان میں سے ایک ٹکٹ پارٹی کی طرف سے کیرالہ میں دیا گیا ہے، جہاں اس کے پاس مضبوط حمایت کی بنیاد نہیں ہے۔ کانگریس مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں بھی ناکام ثابت ہوئی ہے۔ پارٹی نے مہاراشٹر، جھارکھنڈ اور گجرات سمیت)10 بڑی ریاستوں میں ایک بھی مسلم امیدوار کو کھڑا نہیں کیا ہے۔ کانگریس نے مغربی بنگال میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ ٹکٹ دیے ہیں، لیکن یہاں بھی سہ رخی مقابلے کی وجہ سے مسلم امیدواروں کے لیے جیتنا آسان نہیں ہے۔ یعنی کورم پورا کرنے کے لیے پارٹی نے کمزور سیٹوں پر مسلمانوں کو کھڑا کیا ہے۔ سروے کے مطابق 2020 میں ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً 15 فیصد ہے۔ اگر آبادی کے حساب سے حصہ دیکھا جائے تو لوک سبھا میں 82 کے قریب مسلم ممبران پارلیمنٹ ہونے چاہئیں۔ اس وقت 131 نشستیں 25 فیصد دلتوں اور قبائلیوں کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ ریزرویشن سیاسی انصاف کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ سیاسی انصاف کا تذکرہ آئین کے اصل دیباچے میں ہے۔ اگر ہم گزشتہ 4 انتخابات کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو یہ صرف 30 کے قریب ہے۔ 2004 میں 34 مسلم ایم پی جیتے تھے۔ 2009 میں یہ تعداد 30 تھی۔ 2014 میں 22 مسلمان اور 2019 میں 27 مسلمان جیت کر پارلیمنٹ پہنچے۔ تاہم اس بار ٹکٹوں کی تقسیم میں ہی کھیل دیکھنے میں آیا ہے۔ پہلی بار کانگریس اور بی جے پی نے مسلمانوں کو سب سے کم ٹکٹ دیتے ہیں۔ لوک سبھا انتخابات 2024 کے حوالے سے، بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی این ڈی اے اور کانگریس کی قیادت والی انڈیا الائنس نے تقریباً تمام سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے میں آیئے جانتے ہیں کہ کس اتحاد نے مسلمانوں کو کتنے ٹکٹ دیے؟ حکمراں این ڈی اے میں 40 سے زیادہ جماعتیں شامل ہیں، لیکن اتحاد نے مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ جے ڈی یو، جو بہار میں دیا۔ اتحاد کا حصہ ہے، نے ماسٹر مجاہد عالم کو کشن گنج امیدوار بنایا ہے۔ وہیں بھارتیہ جنتا پارٹی نے صرف این ڈی اے سیٹ سے اپنی کیرالہ کی ملاپورم سیٹ سے ایم عبدالسلام کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی جے پی نے مغربی بنگال میں سومترا خان کو بھی اپنا امیدوار بنایا ہے۔ این ڈی اے نے آسام کی دھوبری سیٹ پر بھی مسلم امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ جدید اسلام کو آسام گنا پریشد کی جانب سے یہاں الیکشن لڑنے کے لیے امیدوار بنایا جا رہا ہے۔ اجیت پوار کی پارٹی این سی پی نے لکشد یپ سیٹ سے یوسف ٹی پی کو میدان میں اتارا ہے۔ این ڈی اے اتحاد نے اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجستھان، جھارکھنڈ، گجرات، مغربی بنگال، اتراکھنڈ، ہریانہ، ہماچل، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، کرناٹک، تلنگانہ، تمل ناڈو، آندھرا پردیش جیسی بڑی ریاستوں میں ایک بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا ہے۔ آبادی کی بات کریں تو آسام میں 34 فیصد، مغربی بنگال میں 27 فیصد، اتر پردیش میں 19 فیصد، بہار میں 17 فیصد، جھارکھنڈ میں 15 فیصد، دہلی میں 13 فیصد اور مہاراشٹر میں 12 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ 2019 میں بی جے پی نے 6 مسلم امیدوار کھڑے کیے تھے لیکن اس بار پارٹی نے صرف 2 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ مسلمانوں کو انڈیا اتحاد سے این ڈی اے سے زیادہ ٹکٹ ملی ہیں، لیکن انہیں یہاں بھی عددی حصہ نہیں ملا ہے۔

مسلمان مستقبل کے بے جا اندیشوں سے نکل کر متحد ہو کر ووٹ کریں

از۔ ذوالقرنین احمد

ہندوستان میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کا آغاز ہو چکا ہے جو 7 مرحلوں میں ہوں گے۔ اس انتخابات کے پہلے مرحلے کی ووٹنگ 19 اپریل کو ہو چکی ہے۔ اس انتخابات کے آخری مرحلہ کی ووٹنگ 1 جون کو ہے اور نتائج 4 جون کو سامنے آئے گے۔ 2014 میں بی جے پی کی حکومت سازی کے بعد سے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ خاص طور سے مسلمانوں کے لیے ماحول سازگار نہیں رہا ہے ہر آئے دن اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد آر ایس ایس اور اسکی مختلف ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے مجرموں، ذہنی بیمار، نفرتی عناصر، دہشتگردوں کے حوصلے بڑھ گئے ہے اور وہ خود کو قانون عدلیہ کے خوف سے مستثنیٰ سمجھنے لگے۔ ملک میں کورونا وائرس جیسی وبائی بیماری کے وقت بھی بی جے پی نے ملک میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا اور تمام اکثریت سے تعلق رکھنے والی عوام کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف بکاؤ میڈیا کے ذریعے نفرت کا زہر بھر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سماجی مسائل و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا کئی بستیوں میں مسلمانوں کی آبادی پر اس قدر ظلم و ستم کیا گیا اور انہیں انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ذہنی ٹارچر کیا گیا جس سے گھر کے ذمہ دار افراد ذہنی مریض بن گئیں۔

بی جے پی نے ملک کی ایک کمیونٹی کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کو تختہ مشق بنایا۔ مسلمانوں کے خلاف قانون سازیاں کی، مسلمانوں کو مین اسٹریم سے دور رکھنے کے لیے انتہائی بے غیرتی کا مظاہرہ کیا۔ اور فی الحال گزشتہ دنوں ملک کے وزیر اعظم مودی نے انتخابی بھاشن میں مسلمانوں کے خلاف زہریلی نفرتی ذہنیت مظاہرہ کیا۔ تاکہ ہندو ووٹوں کو آسانی سے حاصل کیا جائے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر بھی ان بھاجپائیوں کا اہم مدعا ہے جس کے نام پر یہ ووٹ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی اتنی نچلے درجہ کی سیاست پر اتر آئی ہے کہ یہ انسانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھانا چاہتی ہیں اور وہ جان چکے ہیں کہ دنیا بھر میں سب سے سستا خون مسلمانوں کا ہو چکا ہے ہر طرف سے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں سیاسی شعور کا مظاہرہ کرنا ہے۔ مسلم علاقوں اور سوشل میڈیا حلقوں میں یہ خوف و ہراس کا ماحول دیکھنے سننے اور پڑھنے مل رہا ہے کہ اگر بی جے پی 2024 میں جیت حاصل کر لیتی ہے تو یہ انتخاب ملک کا آخری انتخاب ہوگا، جمہوریت کا خاتمہ ہو جائے گا، قوانین تبدیل کر دیے جائیں گے، مسلمانوں کی شہریت چھین لی جائیں گی، مسجدیں محفوظ نہیں رہیں گی، وغیرہ وغیرہ باتیں ہمارے علاقوں میں ہو رہی ہیں۔

سب سے پہلے بات یہ کہ مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے ہمارا مقصد آخرت ہے اور رہا دنیا کا معاملہ تو یہ دنیا مسلمانوں کے بغیر چل نہیں سکتی تو ایک ملک ہندوستان مسلمانوں کے بغیر کیسے چلے گا۔ مثال کے طور پر بی جے پی کو ہی لے لیجئے ان کے تمام لیڈروں صحافیوں کا کارکنوں کا گھر بار مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے سے چلتا ہے، ہوسکتا ہے کہ ظالم اپنی آخری حد پار کرلے چاہے وہ انسانیت سوز جرائم پر اتر آئے لیکن ہمیں اللہ پر بھروسہ اور کامل یقین رکھنا چاہیے کہ وہ حالات کو بدلنے پر قادر ہے ہماری بے چینی اور حالات کے مطابق فکر مند ہونا ضروری ہے، لیکن خوف زدہ ہو جانا اور مغلوب ہو کر ظالم حکومت کے سامنے جھک جانا اپنے، آپ کو ظالم کے حوالے کر دینا خود کو بے اس لاچار محسوس کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے ہم ایک غیرت مند قوم ہے ہماری شان ہمارے ایمان کی وجہ سے بلند و برتر ہیں، چاہیں جو کچھ بھی ہو جائے ہم ہمت ہارنے والے نہیں ہے تاریخ گواہ ہے ہم جب میدان میں آتے ہیں تو شہید ہوتے ہے یا پھر غازی بن کر فتحیاب ہوکر لوٹتے ہیں۔ ہمیں ڈرنے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور نا ہی مستقبل کے بارے میں اپنی قوم کو بے ہمت و بے بس کرنا ہے بلکہ ہمیں آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے مضبوط ہونے کی ضرورت ہے، ہمیں اور میدان میں نمایاں کارکردگی انجام دینے ہوگی ہمیں اپنے، بچوں خواتین نوجوانوں وغیرہ کو حالات کے مقابلہ کے لیے تیار کرنا ہوگا انھیں مستقبل کے چیلنجوں سے باخبر کرتے ہوئے مشکل حالات میں کیسے زندگی جینا ہے اس کی عملی مشق اور تیاری کروانی ہوگی ہر طرح کے حالات کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

یہ انتخاب ملک کے لیے اہم اس لیے ہے کیونکہ یہاں جمہوریت کو ختم کرنے کی کوشش جاری ہے اور سسٹم کے تمام عہدوں پر سنگھی فرقہ پرستوں کو بٹھا دیا گیا ہے۔ جو انسانیت کے دشمن ہے اس لیے اس انتخابات میں مسلمانوں کو بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے حق رائے دہی یعنی ووٹ کا استعمال کرنا ہوگا اور ووٹ چھوٹنے سے بچنا ہوگا یعنی اپنی پسند یا اپنے پسندیدہ لیڈر یا کسی اپنے قریبی گلی محلہ کے یوا نیتا، جو صرف سوشل میڈیا پر فوٹو ڈال کر سمجھتا ہے کہ میں لیڈر ہوا ایسے افراد کے بہکاوے میں نہ آئے بلکہ پہلے اپنے گھر پر ہی اپنے گھر والوں کو سمجھائے محلہ والوں کو سمجھائیں دوستوں کو سمجھائیں اور حقیقت حال کا جائزہ لیں کہ ملک کتنے خطرناک موڑ پر کھڑا ہوا ہے، نوجوان پڑھ لکھ کر بے روزگار ہیں ہاتھوں میں ڈگریاں لیے در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے، لڑکیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک ہو رہا ہے خواتین کا استحصال کیا جا رہا ہے، بچیں عدم غذائیت کا شکار ہیں بزرگ بے یار و مددگار رہے، کسان خودکشیاں کر رہے ہیں مزدور دو وقت کی روٹی کے لیے پریشان ہیں ہر کوئی اس بی جے پی حکومت سے پریشان ہو چکا ہے جس نے ملک کے کل خزانہ کے 80 فیصد کا مالک اپنے قریبی سرمایہ داروں کو بنا دیا ہے جس کی وجہ سے ملک کا پیسہ چند فیصد لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور وہ کرپشن، سودی بینکاری کے ذریعے لوگوں کو اپنا غلام بنانے کی کوششیں میں لگے ہوئے ہے۔ اس لیے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے، اپنے لوک سبھا حلقہ میں ایسے امیدوار کو ووٹ دے جو بی جے پی کے خلاف انڈیا الائنس کا امیدوار ہو یا اپنی ریاست کے مطابق مہایوتی کے تحت مضبوط امیدوار ہو جس حلقہ میں دو مسلم امیدوار اپوزیشن میں ہو اور اگر وہ کسی بڑی پایہ دار سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں یا انہیں صرف اس لیے کھڑا کیا گیا ہے کہ مسلم ووٹوں کو تقسیم کر کے بی جے پی یا ان کے اتحادی کو اس کا فائدہ پہنچے تو ایسے حالات میں بھی انڈیا الائنس کے امیدواروں کو ہی اپنا ووٹ دیں، اگر کہیں مسلم اکثریتی والا حلقہ ہے وہاں مضبوط مسلم امیدوار کا ساتھ دیں اس کے خلاف اگر مسلمان امیدوار کھڑا ہے یا کوئی بھی پارٹی کا ہو اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ وہاں کے پہلے والے زمینی سطح پر کام کرنے والے مسلم امیدوار کو متحد ہو کر ووٹ دیں ووٹوں کو ہرگز ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے دے۔ یہی ہمارے حق میں بہتر ہوگا۔ چاہے کوئی کتنا بھی قریبی آپ کو لالچ دے یا آپ کو بڑا پن دے اسٹیج پر جگہ دے یا سیلفی کا موقع دے اس کو صرف تسلی دے لیکن آخر میں جب آپ ووٹ کاسٹ کرنے جائے تو وہاں اپنے مسلمان بھائیوں، بہنوں، بچوں، بزرگوں کے مستقبل کے حالات کو نظر میں رکھتے ہوئے اپنا ووٹ بی جے پی کے خلاف مضبوط اپوزیشن امیدوار کو دے اور زیادہ سے زیادہ ووٹنگ فیصد بڑھانے کی کوشش کریں آزاد امیدوار جو بے بھروسہ ہو اور انڈیا الائنس کے خلاف کھڑا ہوا ہو چاہے مسلمان کیوں نہ ہو اسے ووٹ نہ دے کیونکہ آخر میں بی جے پی ایسے لوگوں کو پیسوں سے خرید لیتی ہے۔

سیکولرزم کی دعویدار پارٹیاں بھی ہندوتوا کی راہ پر گامزن

لوک سبھا میں مسلمانوں کی گھٹتی نمائندگی

اتفاق یا منصوبہ بند سازش؟

ممبئی (پریس ریلیز) مادر وطن ہندوستان کی اقتصادی راجدھانی ممبئی کے ساؤتھ سینٹرل پارلیمانی حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کی گنجان آبادی پر مشتمل ڈونگری علاقے میں واقع قدیم عوامی فلاحی تنظیم اسلامک والنٹیئر ٹروپ (آئی وی ٹی) کے دفتر میں سیاسی و سماجی میدان میں سرگرم بیدار مغز مسلمانان ممبئی کی متعدد تنظیموں کے نمائندہ افراد اور 2024 کے ملک گیر پارلیمانی انتخابات میں سیکولرازم کی دعویدار سیاسی پارٹیوں کے منافقانہ و متعصبانہ رویے سے تشویش میں مبتلا ملک و ملت کے ہمدرد شہریوں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس مشاورتی اجلاس میں شرکاء نے اظہار خیال کرتے ہوئ قانون ساز اداروں بالخصوص لوک سبھا میں مسلمانان ہند کی ملک گیر طور پر نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد آراء پیش کیں۔ شہر کے سماجی و سیاسی حلقوں کی سرگرم شخصیت خان عبدالباری خان نے سیکولرازم کی دعویدار سیاسی پارٹیوں کے دوغلے پن پر غصے اور ناراضگی جتاتے ہوئے کہا کہ مسلم قانون ساز اداروں میں مسلم نمائندگی بڑھانے کے لیے ٹھوس قدم اٹھانا ضروری ہے۔ بزرگ سینیر صحافی اور سوشیو پولیٹیکل ایکٹیویسٹ ہارون افروز نے کہا کہ محض تقریروں اور نمائشی جلسوں سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ ابھی اور اسی وقت کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے مسلم رائے دہندگان کی تنظیم کے ذریعے فوری حرکت میں آنا ناگذیر ہو گیا ہے لہذا اتفاق رائے سے مسلم ووٹرز کاؤنسل آف انڈیا (ایم وی سی او آئی) کی تشکیل عمل میں آئی۔ جناب خان عبدالباری خان اور جناب ہارون افروز کو تنظیم کا چیف کنوینرس منتخب کیا گیا اور مجگاؤں میں صدر دفتر بھی قائم کر لیا گیا۔ میٹنگ سے ایڈوکیٹ سلطان خان، سلیم رنگریز، جاوید شیخ، سید تابش رضا، انور بھوجانی اور دیگر شرکاء نے بھی خطاب کیا۔ مسلم ووٹرس کاؤنسل آف انڈیا سیکولر ہونے کے دعویدار انڈیا اتحاد اور مہاراشٹرا کی مہاوکاس آگھاڑی میں شامل سبھی پارٹیوں اور دوسری سیکولر صوبائی پارٹیوں کو مکتوب روانہ کرے گی کہ ملک کے مسلمان ان پارٹیوں کے امیدواروں کو اپنا ووٹ کیوں دیں؟ ان پارٹیوں کے نکتہ نظر اور ہمارے ایماندارانہ منطقی سوالات کے جوابات موصول ہونے پر آئندہ انتخابی مرحلوں میں مسلمانان ہند اور خاص طور پر ممبئی اور مہاراشٹرا کے مسلم رائے دہندگان اپنا ووٹ کسے دیں اس موضوع پر 24 اپریل کو ممبئی میں پریس کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ اس موقع پر عرفان سرمہ والا، سلیم صدیقی، اصغر علی راجانی، افروز شیخ، شوکت ڈوڈیا، سجاد حسین، قاسم سید اور احسان باٹلی والا بھی موجود تھے۔

شعبہ تعلیم جماعت اسلامی ہند آکولہ کے زیر اہتمام

اجلاس برائے اساتذہ بعنوان "معمار قوم تم ہی ہو"

ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب کا خطاب

اکولہ۔ (سید اسرار حسین): شعبہ تعلیم جماعت اسلامی ہند آکولہ کے زیر اہتمام خصوصی اجلاس برائے اساتذہ بعنوان معمار قوم تم ہی ہو سے ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں فن تدریس، نئی تعلیمی پالیسی، کووڈ کے بعد تعلیمی میدان میں آئے چلینجز، حکومتی پالیسیوں کے نقائص، کے متعلق آپ نے تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے اساتذہ سے کہا کہ عصر حاضر میں بچوں کو پڑھانے کے لئے ٹیچرس کے روز بہ روز اپڈیٹ ہونا ضروری ہے، وہیں اپنی ذہنی صحت کا خصوصی خیال رکھیں، بچوں کی ذہانت پر شک نہ کریں بلکہ اپنے پڑھانے کے طریقے کا احتساب کریں کیونکہ بچے دنیا جہاں کی چیزیں ایک دیکھنے میں یاد کر لیتے ہیں خواں فلمی نغمے ہوں یا کرکٹ کا اسکور یا پھر فلمی ستاروں کے احوال ہوں لہٰذا ٹیچرس اپنا احتساب کر کے فن تدریس میں مہارت حاصل کریں۔ ٹیچرس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ مطالعہ کی عادت ڈالیں، اپنے مضمون کے ساتھ ساتھ نفسیات، اور حالات حاضرہ کا مطالعہ کریں۔ ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب نے احساس پیش کیا کہ ٹیچرس تعیش پسندی اختیار نہ کریں اور مقروض نہ رہیں۔ اس خصوصی اجلاس برائے اساتذہ کا آغاز قاری جاوید قاسمی صاحب کی تلاوت و ترجمہ سے ہوا۔ ڈاکٹر احمد عروج مدثر صاحب (امیر مقامی) نے افتتاحی گفتگو پیش کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ریاض الحق صاحب نے ادا کئے۔ اس اجلاس میں شہر اکولہ کے تعلیمی اداروں کے صدور بالخصوص محمد ابراہیم خان صاحب، اظہر حسین صاحب، اسحاق راہی صاحب، جناب فاضل صاحب، خواجہ نظام الدین صاحب، اردو ٹیچرس ایسوسیشن کے صدر جواد حسین صاحب، کے علاوہ شہر کے تقریباً تین سو معلم و معلمات نے شرکت کی۔ مولانا عزیز الدین فلاحی صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766 : پروپرائٹر: محمد انیس

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
25.April.2024

مودی کے بیانات وزیراعظم کے عہدے کی توہین کے مترادف صد فیصد رائے دہی کو یقینی بنایا جائے۔ یونائیٹڈ مسلم فورم

حیدرآباد 24 اپریل (پریس نوٹ) یونائیٹڈ مسلم فورم نے وزیراعظم نریندر مودی کی حالیہ انتخابی تقاریر کو ان کی مسلم دشمنی اور ان کے تعصب سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی اور ان کے ان بیانات کو ملک کے وزیراعظم کے عہدے کی توہین کے مترادف قرار دیا۔ فورم کے ذمہ داران مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم (صدر)، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری، مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی، مولانا سید حسن ابراہیم حسینی قادری سجاد پاشاہ، مولانا میر قطب الدین علی چشتی، جناب ضیاالدین نیر، جناب سید منیر الدین احمد مختار (جنرل سکریٹری)، مولانا سید شاہ ظہیر الدین علی صوفی قادری، مولانا محمد شفیق عالم خان جامعی، مولانا سید مسعود حسین مجتہدی، مولانا مفتی محمد عظیم الدین انصاری، مولانا سید احمد الحسینی سعید قادری، مولانا سید تقی رضا عابدی، مولانا ابوطالب اخباری، مولانا مفتی معراج الدین علی ابرار، مولانا سید شاہ فضل اللہ قادری الموسوی، مولانا میر فراست علی شطاری، ڈاکٹر مشتاق، جناب ایم اے ماجد، مولانا خواجہ شجاع الدین افتخاری حقانی پاشاہ، مولانا ظفر احمد جمیل حسامی، مولانا عبدالغفار خان سلامی، ڈاکٹر نظام الدین جناب بادشاہ محی الدین و دیگر ذمہ داران نے کہا کہ گذشتہ دس سال سے حکومت کررہے نریندر مودی جو سب کا ساتھ کا نعرہ دیا کرتے رہے ہیں نے انتخابات میں ہندو اکثریتی طبقے کے ووٹ حاصل کرنے انہوں نے مسلمانوں کو گھس پیٹھیا قرار دیا، زیادہ بچے پیدا کرنے والا بتایا۔ ہندو خواتین کے مقدس منگل سوتر کی دہائی دے کر ان کو خوف میں مبتلا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہندو طبقے میں ڈر و خوف پیدا کرکے جھوٹ، فریب، تعصب، نفرت اور سماج کی تقسیم کے ذریعہ اپنے اقتدار کی عمارت کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ درج فہرست اقوام و قبائل کو مسلمانوں سے متنفر کرنے جھوٹ کی بنیاد پر یہ دعوے کر رہے ہیں کہ ان طبقات کی تحفظات کو کاٹ مسلمانوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں اس قدر جھوٹ شاید کسی عوامی قائد نے کی ہو۔ نریندر مودی گجرات کے مسلم کش فسادات کے دائرے سے خود کو باہر نہیں لاسکے، حالانکہ وہ ملک کے وزیراعظم کے علاوہ اپنے آپ کو وشواگرو یعنے ورلڈ لیڈر بھی ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ فورم کے ذمہ داروں کا یہ احساس ہے کہ انتخابات کے پہلے مرحلہ کے بعد نریندر مودی اور پارٹی کے دیگر قائدین بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں، آنیوالے مزید انتخابی مرحلوں میں ان کی یہ بوکھلاہٹ مزید بڑھ سکتی ہے۔ زبانی جمع خرچ کے بعد وہ عملی طور پر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ انتخابی ضابطہ اخلاق کی کھلی خلاف ورزی اور قانون کی دھجیاں اڑانے کے بعد بھی الیکشن کمیشن سے کوئی خصوصی کاروائی کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ ان حالات میں ملک کی عوام کو چاہیے کہ وہ ملک و سماج کو بانٹنے والی ان طاقتوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ فورم کے ذمہ داران نے ووٹ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس کے لئے بڑے پیمانے عوامی شعور کو بیدار کرنے کی ضرورت ظاہر کی۔ فورم نے ائمہ مساجد و خطیب صاحبان سے اپیل کی کہ وہ جمعہ کے خطاب میں ملک کے موجودہ حالات کا احاطہ کرتے ہوئے صد فیصد رائے دہی کی ترغیب دیں، اس لئے کہ یہ انتخابات نہ صرف ملک میں جمہوریت کی بقاء، سلامتی بلکہ قانون کی حکمرانی کی بھی سمت متعین کریں گے۔

مسلمانوں کے تعلق سے کرناٹک حکومت کا اہم فیصلہ، او بی سی زمرے میں شامل

کرناٹک: 24/اپریل: کرناٹک کی کانگریس حکومت نے ریاست کے مسلمانوں کے تعلق سے ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے انہیں او بی سی زمرے میں شامل کیا ہے۔ قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات نے اس تعلق سے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے اس کی اطلاع دی ہے۔ کمیشن کے مطابق کرناٹک کے مسلمانوں کو زمرہ بی-2 کے تحت او بی سی مانا گیا ہے۔ کمیشن نے اس کا سرکیولر بھی جاری کردیا ہے۔ نیوز پورٹل اے بی پی نے اس تعلق سے خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کرناٹک حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق، کرناٹک کے مسلمانوں کی تمام ذاتوں اور برادریوں کو ریاستی کانگریس کی حکومت کے تحت ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں ریزرویشن کے لیے او بی سی کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ نیشنل کمیشن فار بیک ورڈ کلاسس کے صدر ہنس راج گنگارام اہیر کے مطابق کرناٹک حکومت کے زیر کنٹرول ملازمتوں اور تعلیمی اداروں کے داخلہ میں ریزرویشن کے لیے کرناٹک کے تمام مسلمانوں کو او بی سی کی ریاستی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ کرناٹک میں مسلمانوں کی آبادی 92.12 فیصد ہے۔ کرناٹک میں مسلمانوں کی مذہبی اقلیت مانا جاتا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق کرناٹک میں مسلمانوں کی شرح 32.12 فیصد ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے سابق ناظم عمومی اور موجودہ نائب صدر مولانا عبدالعلیم فاروقی کا انتقال پر ملال

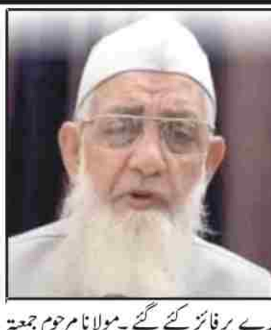

ممبئی 24/اپریل (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر، جانشین امام اہل سنت مولانا عبدالعلیم فاروقیؒ کے سانحہ ارتحال پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے۔ مولانا حافظ مسعود احمد حسامی (کارگزار صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مولانا حلیم اللہ قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے کہا کہ مولانا ایک تاریخی خانوادہ کے بلند پایہ عالم دین، صف اول کے ملی رہنما، مدح صحابہ کے سپہ سالار اور عالمی شہرت کے حامل خطیب و مناظر تھے، ان کی وفات ملت کا ایک عظیم خسارہ ہے۔ مولانا مسعود احمد حسامی نے کہا کہ آپ فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ اور جانشین شیخ الاسلام مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ کے دور صدارت میں طویل عرصے تک جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی رہے، پچھلے ایک ٹرم سے پیرانہ سالی کے سبب نائب صدر کے عہدے پر فائز کئے گئے۔ مولانا مرحوم جمعیۃ علماء ہند کی ایک تاریخ تھے، امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقی کے حفید اور مناظر اسلام مولانا عبدالسلام فاروقی کے جانشین اور ان کی روایتوں کے امین و پاسبان کی حیثیت سے مولانا مرحوم لکھنؤ میں متعارف تھے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ مولانا فاروقی اس عہد کے ممتاز ملی قائد تھے، دین و شریعت، علم و دیانت اور فکر و بصیرت کے گہرے امتزاج سے حالات کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ان کی زندگی کا مشن حضرات صحابہؓ کے فضائل و مناقب کا تذکرہ تھا، وہ ادارہ دارالمبلغین کے مہتمم، دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء کی شوری کے معزز رکن اور بہت سارے مدارس کے سرپرست تھے۔ اللہ تعالی مولانا مرحوم کی تمام خدمات کو شرف قبولیت سے نواز کر جوار رحمت میں اعلی مقام عطا فرمائے، ان کی بال بال مغفرت فرمائے، درجات کو بلند فرمائے، جمعیۃ علماء ہند، دیگر تنظیموں و مدارس اور ملت اسلامیہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ ائمہ مساجد، ذمہ داران مدارس، متعلقین، محبین، جماعتی احباب اور عامۃ المسلمین سے مولانا مرحوم کے بلندی درجات اور ایصال ثواب کے اہتمام کی درخواست ہے۔

یورپی یونین نے چینی طبی آلات کی مارکیٹ میں تحقیقات کا آغاز کیا

برسلز۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ یورپی یونین کے سرکاری جریدے نے بدھ کے روز کہا کہ یورپی کمیشن نے بدھ کے روز طبی آلات کی چینی عوامی خریداری کی تحقیقات کا آغاز کیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا یورپی سپلائرز کو منصفانہ رسائی دی گئی ہے۔ یہ تحقیقات یوروپین یونین انٹرنیشنل پروکیورمنٹ انسٹرومنٹ کے تحت پہلی ہے، جس کا مقصد بین الاقوامی پبلک پروکیورمنٹ مارکیٹوں تک رسائی میں باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ اس سے یورپی یونین کے پبلک ٹینڈرز میں بولی لگانے والی چینی میڈیکل ڈیوائس کمپنیوں پر پابندیاں لگانے کا سبب بن سکتا ہے۔ چینی حکومت کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ یورپی یونین کے سرکاری جریدے نے کئی ایسے طریقے درج کیے جن میں کمیشن کو شبہ تھا کہ چین غیر منصفانہ طور پر چینی بولی دہندگان کی حمایت کر رہا ہے، جس میں چین خریدیں پالیسی، درآمدات پر پابندیاں اور شرائط غیر معمولی طور پر کم بولی کا باعث بنتی ہیں جو منافع پر مبنی کمپنیاں پیش نہیں کر سکتیں۔ یورپی یونین کے جریدے نے کہا، کمیشن کا ابتدائی جائزہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا اقدامات اور طریقوں کے نتیجے میں (یورپی) یونین کے اقتصادی آپریٹرز تک رسائی میں غیر قانونی اور حقیقت میں سنگین اور بار بار ہونے والی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ جریدے نے کہا کہ کمیشن نے چین کو اپنے خیالات پیش کرنے اور مبینہ اقدامات اور طریقوں کو ختم کرنے یا ان کے تدارک کے لیے کمیشن کے ساتھ مشاورت کرنے کی دعوت دی ہے۔ تحقیقات نو ماہ کے اندر مکمل کی جانی ہے، حالانکہ کمیشن اس مدت کو مزید پانچ ماہ تک بڑھا سکتا ہے۔

اجیت پوار اور ان کی اہلیہ کو مہاراشٹر اسٹیٹ کوآپریٹو بینک گھوٹالہ کیس میں کلین چٹ مل گئی

ممبئی: 24 اپریل: مہاراشٹر کے ڈپٹی سی ایم اجیت پوار اور ان کی اہلیہ سنیترا کو بڑی راحت ملی ہے۔ اقتصادی جرائم ونگ نے مہاراشٹر اسٹیٹ کوآپریٹو بینک گھوٹالے میں ان دونوں کو کلین چٹ دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے بھتیجے روہت پوار سے وابستہ کمپنیوں کو بھی کلین چٹ دے دی گئی ہے۔ اقتصادی جرائم ونگ (او او ڈبلیو) کی طرف سے دائر کی گئی بندش کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جرندیشور کوآپ شوگر مل کو گرو کموڈٹی سے جڑ ندیشور شوگر ملز پرائیویٹ لمیٹڈ کو کرایہ پر لینے میں کوئی غیر قانونی سرگرمی شامل نہیں ہے۔ ای او ڈبلیو نے اب اس معاملے میں روہت پوار سے جڑی کمپنیوں کو راحت دی ہے۔ یاد رہے کہ سال 2020 میں ہی اکنامک اوفینس ونگ نے اس کیس کو بند کرنے کے لیے اجیت پوار اور ان کے بھتیجے روہت پوار کے خلاف کلوزر رپورٹ دائر کی تھی لیکن بعد میں جب یہ کیس عدالت میں پہنچ گیا اور تحقیقات کے لیے اسے دوبارہ کھولنا پڑا۔ اس کے بعد اقتصادی جرائم ونگ نے دوسری رپورٹ درج کی، جس میں کہا گیا کہ اجیت پوار کے خلاف ابھی تک کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا ہے جس سے کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے، اس لیے اس کیس کو بند کیا جانا چاہیے۔ دراصل، یہ پورا معاملہ ریاست میں شوگر کوآپریٹو سوسائٹیوں، اسپننگ ملوں اور دیگر اداروں کا ہے جو ضلع اور کوآپریٹو بینکوں سے پیسے لے رہے ہیں۔ ایف آئی آر میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یکم جنوری 2007 سے 31 دسمبر 2017 کے درمیان بینک میں بے ضابطگیوں سے سرکاری خزانے کو 25000 کروڑ روپے کا نقصان پہنچا۔ ای او ڈبلیو نے تب الزام لگایا تھا کہ شوگر ملوں کو بہت کم شرحوں پر قرض دینے اور نادہندہ کاروباروں کے اثاثوں کو کم قیمتوں پر فروخت کرنے میں بینکنگ اور آر بی آئی کے قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔

انٹونی بلنکن نے امریکی انسانی حقوق کی رپورٹ کے اجراء میں

چین کے اویغوروں کو 'نسل کشی' کے شکار کے طور پر اجاگر کیا

واشنگٹن ڈی سی۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے پیر کو محکمہ خارجہ کی انسانی حقوق کی سالانہ رپورٹ کا آغاز کرتے ہوئے چین کے سنکیانگ علاقے میں اویغوروں کو "نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم" کے متاثرین کے طور پر اجاگر کیا۔ اس طرح کے مظالم اور میانمار اور سوڈان میں ہونے والے واقعات کو "انسانیت کے تاریک ترین لمحات کی یاد دلانے والے" قرار دیتے ہوئے، بلنکن نے ذمہ دار حکومتوں کے ساتھ براہ راست ان کو اٹھاتے رہنے کا عہد کیا۔ امریکہ کے اعلی سفارت کار نے کہا کہ "وہ ممالک جو انسانی حقوق کا احترام کرتے ہیں ان کے پرامن، خوشحال، مستحکم ہونے کا امکان زیادہ ہے۔" محکمہ خارجہ کی رپورٹ، جس میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدوں میں درج معیارات کی بنیاد پر تقریباً 200 ممالک اور خطوں کا جائزہ لیا گیا ہے، اس میں چین کی مبینہ خلاف ورزیوں کا ایک وسیع کیٹالاگ موجود ہے، جیسا کہ یہ کئی دہائیوں سے جاری ہے۔ رپورٹ کے دیباچے میں کہا گیا ہے کہ چین نے نسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم، جبری مشقت اور دیگر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو جاری رکھا ہوا ہے جن کی اکثریت مسلم اویگوروں اور دیگر نسلی اور مذہبی اقلیتی گروہوں کے ارکان کے خلاف ہے۔ بلنکن کے تبصرے اس ہفتے کے آخر میں بیجنگ اور شنگھائی کے اپنے دورے سے پہلے آئے ہیں، جہاں وہ چین کے انسانی حقوق کے ریکارڈ، اس کے "غیر منصفانہ اقتصادی اور تجارتی طریقوں" اور ملک کی "صنعتی گنجائش" کے عالمی نتائج پر امریکہ کے خدشات کو اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پیر کو اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے بیورو آف ڈیموکریسی، ہیومن رائٹس اینڈ لیبر کے ایک سینئر اہلکار رابرٹ گلکرسٹ نے کہا کہ سیکریٹری چین میں رہتے ہوئے "انسانی حقوق کو اعلی ترین سطحوں پر اور واضح انداز میں اٹھائیں گے۔" سینئر چینی حکام کے ساتھ ملاقاتوں میں، بلنکن مشرق وسطی کے بحران، یوکرین، تائیوان، اور بحیرہ جنوبی چین کے خلاف روس کی جنگ سمیت دیگر مسائل پر بھی بات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ریلائنس جیو ڈیٹا کھپت کے معاملے میں چائنا موبائل کو شکست دے کر دنیا کا سب سے بڑا موبائل آپریٹر بنا

جیو نیٹ ورک پر ایک سہ ماہی میں 9.40 ایگزابائٹ ڈیٹا کی کھپت درج کی گئی، ایئرٹیل چوتھے نمبر پر رہا

نئی دہلی، 24 اپریل/2024۔ بھارتی ٹیلی کام سیکٹر میں اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد، ریلائنس جیو نے ڈیٹا کی کھپت کے معاملے میں ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ریلائنس جیو، ڈیٹا ٹریفک میں دنیا کی نمبر ایک کمپنی بن گئی ہے۔ پچھلی سہ ماہی میں کل ڈیٹا ٹریفک 9.40 ایگزابائٹس ریکارڈ کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی چائنا موبائل جو کہ اب تک ڈیٹا ٹریفک میں دنیا کی نمبر ون کمپنی تھی، دوسرے نمبر پر کھسک گئی۔ اس کے نیٹ ورک پر ڈیٹا کی کھپت سہ ماہی میں 40 ایگزابائٹس سے کم رہی۔ ایک اور چینی کمپنی چائنا ٹیلی کام ڈیٹا کی کھپت کے معاملے میں تیسرے نمبر پر، جب کہ بھارت کی ایئرٹیل چوتھے نمبر پر رہی۔ دنیا بھر کی ٹیلی کام کمپنیوں کے ڈیٹا ٹریفک اور کسٹمر بیس پر نظر رکھنے والے ٹی اے فیشینٹنے اپنی رپورٹ میں یہ معلومات دی۔ 5 جی خدمات کے آغاز کے بعد، ریلائنس جیو کے ڈیٹا کی کھپت میں پچھلے سال کے مقابلے 2.35 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ جیو کا ٹیرو 5 جی نیٹ ورک اور جیو ایئر فائبر کی توسیع ہے۔ جیو نیٹ ورک ریلائنس جیو کے سہ ماہی نتائج کے مطابق، 108 ملین صارفین کو جیو ٹرو 5 جی نیٹ ورک میں شامل کیا گیا ہے اور جیو کے کل ڈیٹا ٹریفک کا تقریباً 28 فیصد اب 5 جی نیٹ ورک سے آ رہا ہے۔ دوسری طرف جیو ایئر فائبر نے بھی ملک بھر کے 900,5 شہروں میں اپنی خدمات شروع کر دی ہیں۔ حال ہی میں جاری کردہ سہ ماہی نتائج میں کمپنی کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق، جیو نیٹ ورک پر فی صارف ماہانہ ڈیٹا کی کھپت بڑھ کر 7.28 جی بی ہو گئی ہے، جو تین سال پہلے صرف 3.13 جی بی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ 2018 میں، ہندوستان میں ایک سہ ماہی کے لیے کل موبائل ڈیٹا ٹریفک صرف 5.4 ایگزابائٹس تھا۔

کردار ساز والدین کی منتظر ہے نسل نو

سی آئی آؤ جماعت اسلامی ہند آکولہ کے خصوصی اجلاس برائے والدین سے ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب کا خطاب

آکولہ: 24/اپریل (سید اسرار حسین): معصوم بچوں کی تنظیم سی آئی آؤ جماعت اسلامی ہند آکولہ کے زیر اہتمام آئی نیڈ یو پیرینٹس (I Need you parents) ورکشاپ سے ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب نے انتہائی دلسوزی کے ساتھ والدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کے تعلیمی ترقی اور انکے ہمہ جہتی شخصیت میں نکھار پیدا کرنے کے لیے انہیں وقت دینے، انکے ساتھ بیٹھ کر ہوم ورک کرنے، اسلامی اقدار پیدا کرنے کی ترغیب دیں۔ قرآن سے شغف پیدا کریں، عزت و تکریم سکھائیں۔ کیونکہ تربیت کا مثلث والدین، اساتذہ اور معاشرے سے مل کر بنتا ہے۔ جس میں والدین اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس اہم ورکشاپ کے صدراتی خطاب میں محترم ابراہیم خان صاحب (آکوٹ) نے کہا کہ بچوں کو جس طرح تراشنا چاہیے تراش سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ آپ انہیں سمجھے اور انکے مستقبل کی فکر کریں۔ اس ورکشاپ کا آغاز محترمہ اسماء فردوس صاحبہ (شہر ناظمہ) کی تذکیر سے ہوا، ڈاکٹر احمد عروج مدثر صاحب (امیر مقامی) نے افتتاحی خطاب فرمایا، پروگرام کی نظامت عذرا یاسمین صاحبہ (سکریٹری سی آئی آؤ) نے انجام دی۔ شہ نشیں پر جماعت اسلامی ہند اکولہ ضلع کے ناظم عرفان خان صاحب، ضلعی ناظمہ فہمیدہ خانم صاحبہ، معاون شہر ناظمہ عفیفہ خانم صاحبہ، سی آئی آؤ حلقہ جاتی کمیٹی کے رکن عبدالنعیم صاحب، جماعت اسلامی ہند آکولہ کے سکریٹری مقامی ارشاد شیخ صاحب موجود تھے۔ عرفان خان صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

تبتی ڈاسپورا کی بڑے پیمانے پر چینی سائبر جاسوسی کا انکشاف

لہاسا۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ ہم سب جانتے تھے کہ چینی انٹیلی جنس ایجنسیاں تبتی اور اویغور تارکین وطن کو نگرانی میں رکھتی ہیں اور انہیں مختلف طریقوں سے ہراساں کرتی ہیں۔ تاہم، نجی کمپنی شنگھائی اینکسن انفارمیشن ٹیکنالوجی کمپنی، لمیٹڈ (i-Soon) کی طرف سے ایک ڈیٹا لیک، جو 18 فروری 2024 کو ہوا، شاید کارپوریشن کے اندر ایک گمنام وسل بلور کی بدولت، انکشاف ہوا کہ سائبر نگرانی ایک اعلی اور بہت زیادہ خطرناک سطح تک بڑھ گئی ہے۔ 18 اپریل کو، خصوصی تحقیقی نیٹ ورک فیروز روف نے ایک تفصیلی رپورٹ جاری کی جس میں لیک ہونے والے i-Son ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا، جس میں اویغور اہداف کا ذکر ہے لیکن تبتیوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ لیک ہونے والے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ i-Son کے اہم کلائنٹس میں "چینی پولیس، پیپلز لبریشن آرمی، ریاستی سلامتی کی وزارت، اور لہاسا میں مقیم تبتی علاقائی حکام شامل ہیں۔" i-Son "کمپنی" پوائزن کارپ" کے نام سے مشہور چینی انٹیلی جنس پروجیکٹ کو سپورٹ کرتی ہے، جس نے 2018 سے جلاوطن تبتیوں بشمول دلائی لامہ اور ایغوروں کے موبائل فونز کو نشانہ بنایا ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ حالیہ برسوں میں i-Son کی طرف سے فراہم کردہ ٹیکنالوجی نے بہت زیادہ نفاست حاصل کی ہے۔ ہندوستان اور دیگر جگہوں پر کام کرنے والے سیل فونز کی کچھ کمزوریاں جن کا i-Son نے فائدہ اٹھایا، اس سے قبل مغربی ماہرین کو معلوم نہیں تھا۔ اس کے علاوہ، i-Soon ٹیکنالوجی کا استعمال تجارتی ای میل کی جاسوسی کے لیے کیا گیا جو بیرون ملک ہزاروں تبتیوں کے ذریعے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ محفوظ طریقے سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ جب بھی تبتی باشندے، بشمول وسطی تبتی انتظامیہ کی اعلی ترین شخصیات، غیر خفیہ کردہ ای میل کا استعمال کرتے ہیں، تو ان کے پیغامات چینی انٹیلی جنس کو معلوم ہوتے ہیں اور ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اعداد و شمار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ i-Soon ٹیکنالوجی کا استعمال ہانگ کانگ میں جمہوریت کے حامی کارکنوں کی جاسوسی کے لیے کیا گیا تھا اور یہاں تک کہ غیر ملکی اہلکاروں کے پرائیویٹ میل باکسز اور سیل فونز میں داخل ہونے پر بھی استعمال کیا گیا تھا، جن میں سے کچھ آزاد منگولیا کی پولیس اور ہندوستان کی کسٹم ایجنسیوں کے لیے کام کر رہے تھے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ چینی سائبر جاسوسی ٹیکنالوجی اس سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ دکھائی دیتی ہے جس کا مغربی انٹیلی جنس نے پہلے فرض کیا تھا۔ i-Son کمپنی کو نسبتاً معمولی کھلاڑی سمجھا جاتا تھا اور فروری 2024 کے لیک ہونے سے پہلے اس کی ٹیکنالوجی کا صحیح تجزیہ نہیں کیا گیا تھا۔

امریکی سینیٹ نے ٹک ٹاک پر پابندی کا بل منظور کیا

واشنگٹن ڈی سی۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ امریکی سینیٹ نے منگل کے آخر میں قانون سازی کے حق میں بڑے مارجن سے ووٹ دیا جو ریاستہائے متحدہ میں ٹک ٹاک پر پابندی عائد کرے گا اگر اس کا مالک، چینی ٹیک فرم بائٹ ڈانس، اگلے نو ماہ سے ایک سال تک مقبول مختصر ویڈیو ایپ کو تقسیم کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ امریکی قانون سازوں کے درمیان بڑے پیمانے پر تشویش کی وجہ سے کہ چین امریکیوں کے ڈیٹا تک رسائی حاصل کرسکتا ہے یا ایپ کے ذریعے ان کا سروے کرسکتا ہے، یہ بل ہفتے کے روز امریکی ایوان نمائندگان نے منظور کیا تھا اور امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ وہ بدھ کو اس پر دستخط کریں گے۔ انٹیلی جنس کمیٹی کے سرکردہ ریپبلکن سینیٹر مارکو روبیو نے کہا، "ہم نے برسوں سے چینی کمیونسٹ پارٹی کو امریکہ میں سب سے زیادہ مقبول ایپس میں سے ایک کو کنٹرول کرنے کی اجازت دی ہے جو کہ خطرناک حد تک کم نظر تھی۔ ایک نئے قانون کے تحت اس کے چینی مالک کو ایپ فروخت کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ امریکہ کے لیے ایک اچھا اقدام ہے۔ ٹک ٹاک پر چار سالہ جنگ، جسے ریاستہائے متحدہ میں 170 ملین لوگ استعمال کرتے ہیں، واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کی جنگ میں صرف ایک محاذ ہے۔ گزشتہ ہفتے، ایپل نے کہا کہ بیجنگ نے اسے چینی قومی سلامتی کے خدشات پر چین میں اپنے ایپ اسٹور سے میٹا پلیٹ فارمز کے واٹس ایپ اور تھریڈز کو ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ ٹک ٹاک پہلی ترمیم کی بنیاد پر بل کو چیلنج کرنے کے لیے تیار ہے اور ٹک ٹاک صارفین سے بھی دوبارہ قانونی کارروائی کی توقع ہے۔ نومبر میں مونٹانا میں ایک امریکی جج نے آزادانہ تقریر کی بنیادوں کا حوالہ دیتے ہوئے ٹک ٹاک پر ریاستی پابندی کو روک دیا۔ امریکن سول لبرٹیز یونین نے کہا کہ ٹک ٹاک پر پابندی لگانا یا اس کی تقسیم کی ضرورت "سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر حکومت کے حد سے زیادہ کنٹرول کے لیے ایک خطرناک عالمی نظیر قائم کرے گی۔

امریکہ نے ایران کے ساتھ تجارتی معاہدے کے بعد پاکستان کو 'ممکنہ پابندیوں' سے خبردار کیا

واشنگٹن۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ امریکہ نے صدر ابراہیم رئیسی کے دورے کے دوران ایران کے ساتھ تجارتی معاہدوں کے بعد پاکستان کو ممکنہ پابندیوں سے خبردار کیا ہے۔ پاکستانی میڈیا ہاؤس اے آر وائی نیوز نے آج یہ اطلاع دی۔ واشنگٹن میں ایک نیوز بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، امریکی محکمہ خارجہ کے پرنسپل نائب ترجمان ویدانت پٹیل نے کہا، "ہم ایران کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر غور کرنے والے کسی بھی شخص کو پابندیوں کے ممکنہ خطرے سے آگاہ رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ تاہم، حکومت پاکستان اپنی خارجہ پالیسی اور دیگر ممالک کے ساتھ معاہدوں پر بات کرسکتی ہے۔ اس سے قبل کے بیان میں ترجمان نے اس بات پر زور دیا تھا کہ امریکہ پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی منڈی اور اس کے سب سے بڑے سرمایہ کاروں میں سے ایک ہے۔ تاہم، انہوں نے پابندیوں کے ممکنہ خطرے کا حوالہ دیتے ہوئے ایران کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر غور کرنے والوں کو احتیاط کا مشورہ دیا۔ ایرانی صدر رئیسی اس سے قبل تین روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچے تھے۔ پاکستان میں قیام کے دوران ایرانی صدر نے اپنے پاکستانی ہم منصب آصف علی زرداری، وزیراعظم شہباز شریف، چیف آف آرمی سٹاف جنرل عاصم منیر، وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز، گورنر بلیغ الرحمان، گورنر سندھ کامران ٹیسوری، وزیراعلیٰ مراد علی شاہ اور دیگر سے ملاقاتیں کیں۔ پاکستان اور ایران نے تجارت، سائنس ٹیکنالوجی، زراعت، صحت، ثقافت اور عدالتی معاملات سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لیے مختلف موضوعات پر کل آٹھ معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان ان دستاویزات پر ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کے پاکستان کے تین روزہ سرکاری دورے کے موقع پر دستخط کیے گئے۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف اور صدر رئیسی نے تقریب کا مشاہدہ کیا جب دونوں اطراف کے نمائندوں نے دستاویزات پر دستخط کیے۔ دونوں ممالک نے رمدان۔ گبد مشترکہ فری/خصوصی زون کے قیام سے متعلق مفاہمت نامے پر دستخط کئے۔ یادداشت پر سیکرٹری بورڈ آف انویسٹمنٹ عنبرین افتخار اور ایرانی مشیر برائے صدر اور سپریم کونسل آف فری ٹریڈ انڈسٹریل اینڈ اسپیشل اکنامک زونز کے سیکرٹری حجت اللہ عبدالمالکی نے دستخط کئے۔ اپنے دورہ کی تکمیل کے بعد ایرانی صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی کراچی سے تہران کے لیے روانہ ہوگئے۔

چین کے حامی سولومن پی ایم واضح اکثریت حاصل کرنے میں ناکام

بیجنگ۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ جزائر سلیمان کے موجودہ وزیر اعظم پیر کے روز انتخابی اکثریت سے محروم ہونے کے لیے تیار تھے، جس سے بیجنگ پیسیفک کے حامی رہنما ممکنہ اتحادی شراکت داروں کے ایک غیر مؤثر مرکب کو آمادہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ عوامی نشریاتی ادارے کی طرف سے رپورٹ کردہ عارضی نتائج کے مطابق، مناسے سوگاورے کی پارٹی نے 12 نشستیں جیت لی ہیں جن میں چھ مقابلے ابھی باقی ہیں۔ سوگاورے نے 2022 میں بیجنگ کے ساتھ ایک سیکورٹی معاہدے پر دستخط کیے، اور جزیرہ نما میں چینی مفادات کی تیزی سے توسیع کی نگرانی کی۔ ان کی دو اہم حریف جماعتیں -- ان کے درمیان 12 نشستوں پر بیٹھی ہیں -- دونوں نے حکومت بنانے کی صورت میں چین کے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ نشستوں کا توازن آزاد اور معمولی جماعتوں کے غیر متوقع مجموعہ کے پاس ہے۔ غیر اعلانیہ سیاست دانوں کے لیے مقامی لوگوں کی ایک آبائی اصطلاح ہے -- "ٹڈ ڈی" -- جو اپنے ووٹ کی خریداری کی کوشش میں اتحادی مذاکرات کے گرد اچھالتے ہیں۔ سولومن جزائر میں انتخابات کا وقت ایک کشیدہ معاملہ ہوسکتا ہے، ووٹ کے بعد کے ہنگامے کے پیش نظر جو ماضی میں ملک کو دوچار کر چکا ہے۔ پولیس نے ہفتے کے آخر میں ملیتا جزیرے پر دو دیہاتوں کے درمیان تشدد کے ایک چھوٹے سے پھیلنے پر قابو پالیا، جو کہ انتخابی نتائج سے شروع ہوا۔ پولس نے بتایا کہ ووٹ نہ ہونے کے بعد ایک پڑوسی گاؤں میں مردوں کے ایک گروہ نے "پانی کے منبع، چرچ کی عمارت اور رہائشی مکانات" کو نقصان پہنچایا۔ آنے والے دنوں میں، مشترکہ مفادات رکھنے والے سیاست دان ہونایرا کے کیسینو اور ہوٹلوں میں قائم "کیمپوں" میں اکٹھے ہونا شروع کر دیں گے -- جو حکمران اکثریت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صرف ایک بار جب اس عمل سے دھول اُتر جائے گی، جس میں دن یا ہفتے بھی لگ سکتے ہیں، ایک وزیر اعظم ابھرے گا۔

ضمنی انتخابات میں دھاندلی کے خلاف

پی ٹی آئی 26 اپریل کو ملک گیر احتجاجی ریلیاں نکالے گی

اسلام آباد۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ بڑے پیمانے پر دھاندلی کے الزامات کے درمیان اور تمام 21 قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کے نتائج کے نوٹیفکیشن کو روکنے کے لیے، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے پیر کو اتوار کے ضمنی انتخابات کے نتائج کے خلاف احتجاج کے لیے 26 اپریل کو ملک گیر ریلیاں نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ پی ٹی آئی کے سیکرٹری جنرل عمر ایوب نے پارٹی چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان اور سنی اتحاد کونسل (ایس آئی سی) کے سربراہ حامد رضا کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گجرات، شیخوپورہ، لاہور اور دیگر جگہوں پر ضمنی انتخابات میں "صاف دھاندلی" کی گئی۔ پارٹی کے پاس نتائج کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج کرنے کے لیے سڑکوں پر آنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ ایوب نے کہا، "ہم اس جمعہ کو چاروں صوبوں میں احتجاجی کال دینے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "مظاہرے فیصل آباد، کراچی اور ملک کے دیگر حصوں میں جلد ہوں گے۔" انہوں نے کہا کہ اتوار کو ہونے والے ضمنی انتخابات کو شفاف نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ مکمل فسانہ تھا جس میں صرف ٹیکس دہندگان کا پیسہ فضول مشق پر ضائع کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ باجوڑ میں ریٹرننگ افسر نے انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے افسران کی دھمکیوں کے حوالے سے ایک خط لکھا، جنہوں نے اس علاقے میں کھلے عام دباؤ ڈالا اور پولنگ عملے کو ہراساں کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عدالتی اور انتخابی عمل میں ایجنسیوں کی مداخلت سے متعلق اسلام آباد ہائی کورٹ اور آر او باجوڑ کے چھ ججوں کے لکھے گئے دونوں خطوط کی مکمل چھان بین کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں پاکستان میں کام کرنے والی تمام انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی ایجنسیوں پر لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کریں اور الیکشن اور عدالتی معاملے میں مداخلت پر قوم سے معافی مانگیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان میں کام کرنے والی پانچ ایجنسیاں جن میں انٹیلی جنس بیورو (آئی بی)، اسپیشل برانچ، آئی ایس آئی، فیلڈ انٹیلی جنس یونٹ (ایف آئی یو) اور ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) شامل ہیں اور ان کے سربراہان کو صاف صاف بتانا چاہیے کہ انہوں نے انتخابی عمل میں مداخلت کیوں کی۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ان نکات کو ایوان میں بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے اور اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس معاملے کو منطقی انجام تک نہیں پہنچایا جاتا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے گوہر علی خان نے کہا کہ 21 اپریل ملک میں "جمہوریت کے لیے یوم سیاہ" تھا، کیونکہ دن دیہاڑے انتخابات میں دھاندلی کے لیے شرافت کی تمام حدیں پار کر دی گئیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عدالتی اور انتخابی عمل میں ایجنسیوں کی مداخلت سے متعلق اسلام آباد ہائی کورٹ اور آر او باجوڑ کے چھ ججوں کے لکھے گئے دونوں خطوط کی مکمل چھان بین کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں پاکستان میں کام کرنے والی تمام انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی ایجنسیوں پر لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کریں اور الیکشن اور عدالتی معاملے میں مداخلت پر قوم سے معافی مانگیں۔

عید نے پاکستان کی سنگین معاشی حالت کو ظاہر کیا

اسلام آباد۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ پاکستان کی سنگین معاشی صورتحال کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پاکستان میں حالیہ عید کی تقریبات کے دوران ان لاکھوں لوگوں کے چہروں پر مایوسی اور پریشانی چھائی ہوئی تھی جو روایتی جوش و خروش اور ولولہ کے ساتھ تہوار منانا چاہتے تھے لیکن عام کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتیں بھی اتنی زیادہ تھیں کہ اس مہینے میں جو تھوڑی سی امید بھی تھی وہ میلے سے پہلے ہی دم توڑ گئی۔ پاکستان بھر میں خوشی کے بجائے مایوسی کا عالم تھا کیونکہ مٹھائیاں، مٹن کے پکوان اور دیگر روایتی کھانے کی اشیاء کی قیمتیں زیادہ تھیں۔ مہنگائی نے عوام کی خوشیوں کو ختم کر دیا۔ گزشتہ سال کی نسبت عید کا بازار نہ صرف سکڑ گیا بلکہ تیزی سے گر گیا۔ بچوں کے کپڑے اور کھلونے اور تحائف سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ ایک اوسط خاندان کے عید کے اخراجات کا تقریباً 40 فیصد بچوں پر خرچ ہوتا ہے۔ زیادہ قیمت نے اس طرح کے اخراجات کا بوجھ بڑھا دیا تھا۔ زیادہ بلوں کی وجہ سے لوگ سستے کپڑے اور لوازمات تلاش کرنے پر مجبور ہو گئے۔ دکانیں ویران رہیں کیونکہ خریداروں نے ونڈو شاپ کا انتخاب کیا اور پھر عارضی اسٹالز کا رخ کیا جہاں سستی مصنوعات فروخت ہو رہی تھیں۔ مرد بھی اپنی مرضی کے مطابق ملبوسات سے ریڈی میڈ کپڑوں کی طرف منتقل ہو گئے، جس کی وجہ سے مردوں کے کپڑوں اور ٹیلرنگ کے کاروبار میں تیزی سے کمی واقع ہوئی جو روزے کے مہینے میں زیادہ دیر تک ترقی نہیں کر سکا۔ ایک تیار کردہ لباس کی قیمت 5000 سے 6000 روپے ہے جبکہ ایک ریڈی میڈ شلوار قمیض کی قیمت آدھی ہے۔

خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں 13 دہشت گرد ہلاک

کوئٹہ۔ 24/اپریل۔ ایم این این۔ سیکیورٹی فورسز نے منگل کے روز خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران تین کارروائیوں میں تیرہ مبینہ دہشت گردوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ فوج کے میڈیا ونگ کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ پیر اور منگل کو ڈیرہ اسماعیل خان اور شمالی وزیرستان میں انٹیلی جنس پر مبنی دو آپریشنز (آئی بی اوز) میں 11 مبینہ دہشت گرد مارے گئے۔ ان میں سے دس کو ڈی آئی خان میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جہاں گزشتہ چھ دنوں میں سات کسٹمز افسران کو نامعلوم حملہ آوروں نے قتل کیا ہے۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) کے بیان میں کہا گیا کہ سیکیورٹی فورسز نے مبینہ دہشت گردوں کی موجودگی کی انٹیلی جنس اطلاعات کے بعد آپریشن کیا۔ اس نے مزید کہا کہ "شدید فائرنگ کے تبادلے کے بعد، دس دہشت گردوں کو کامیابی کے ساتھ بے اثر کر دیا گیا۔" آئی ایس پی آر نے بتایا کہ اس کے علاوہ، شمالی وزیرستان کے ضلع میں ایک مبینہ عسکریت پسند کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا، انہوں نے مزید کہا کہ مبینہ عسکریت پسندوں کے قبضے سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد ہوا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ مارے گئے دہشت گرد علاقے میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ ساتھ معصوم شہریوں کے خلاف متعدد دہشت گردانہ کارروائیوں میں سرگرم رہے۔ افغانستان کی سرحد سے ملحق شمالی وزیرستان میں سیکیورٹی کی جانب سے ایک ہفتے سے بھی کم عرصے میں یہ دوسرا آپریشن ہے۔

26/اپریل کورائے دہندگان ریکارڈ تعداد میں ووٹنگ کریں: ضلع ریٹرننگ آفیسر راوت

انتظامیہ کی تیاریاں مکمل پولنگ پارٹیاں آج صبح روانہ ہوں گی

ناندیڑ:24/اپریل (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ لوک سبھا انتخابات کے آخری 48 گھنٹے بدھ کی شام 6 بجے سے شروع ہوگئے ہیں۔اس دوران کوئی سیاسی جماعت انتخابی مہم نہیں چلا سکتی۔الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق ضلعی انتظامیہ نے الیکشن کی مکمل تیاریاں کرلی ہیں اور پولنگ پارٹیاں کل صبح 7 بجے سے اپنے متعلقہ پولس اسٹیشنوں کو روانہ ہورہی ہیں۔ ناندیڑ لوک سبھا حلقہ کے 2062 پولنگ اسٹیشنوں پر 18 لاکھ 51 ہزار ووٹر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے جارہے ہیں۔اس طرح کی اطلاع ضلع الیکشن ریٹرننگ آفیسر ڈاکٹر ابھجیت راوت نے سہ پہر نیوجن بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس میں دی۔ناندیڑ لوک سبھا حلقہ میں 23 امیدوار میدان میں ہیں۔ ووٹنگ 26 اپریل کو صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ہوگی۔ 23 امیدواروں کے اخراجات کی حتمی تصدیق آج ایکسپنڈیچر انسپکٹرز کی موجودگی میں کی گئی۔ جبکہ پولنگ اسٹاف آفیسرز کی آخری اہم ٹریننگ تمام جگہوں سے اسسٹنٹ الیکٹورل آفیسرز کی موجودگی میں کی گئی۔ضلعی انتظامیہ نے آج تمام نظاموں کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔انتخابی عمل کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ الیکشن ریٹرننگ آفیسر اور کلکٹر ابھجیت راوت،ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سری کرشنا کوکاٹے کے ساتھ ساتھ بھوکر، ناندیڑ، نارتھ، ناندیڑ، جنوبی، نائگاؤں، دیگلور، مکھیڑ، کنوٹ اور حدگاؤں ہنگولی حلقوں کا انتخابی افسر نے جائزہ لیا جس میں لاء اینڈ آرڈر، محکمہ کے سربراہان اور تمام معاونین نے شرکت کی۔ناندیڑ لوک سبھا حلقہ میں کل 18 لاکھ 51 ہزار 843 ووٹر یعنی بھوکر (294409) ناندیڑ نارتھ (346886) ناندیڑ (308790) ناندیڑ جنوبی (308790) نائگاؤں (309299) دیگلور، (303943) مکھیڈ (296516) اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔اس وقت اس میں 9 لاکھ 55 ہزار 84 مرد، 8 لاکھ 96 ہزار 697 خواتین اور 142 تیسرے فریق کے ووٹرس شامل ہیں۔ضلع کے 16 ناندیڑ حلقہ میں 29 حساس پولنگ اسٹیشن ہیں۔5 شیڈو پولنگ بوتھ ہیں۔ 16 مقامات پر خواتین کے انتظام کے تحت پولنگ اسٹیشن ہیں۔معذور افراد کے لیے چھ خصوصی پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ یہاں 16 مراکز ہیں جہاں 100 فیصد نوجوان افسر تعینات ہیں۔ماحول دوست پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد 06 ہے، ناندیڑ ساؤتھ گورنمنٹ آیورویدکالج ناندیڑ میں خواتین کے پولنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ گجراتی ہائی اسکول وزیرآباد میں دیویانگ پولنگ اسٹیشن، نارتھ ناندیڑ کے پوددار انٹرنیشنل اسکول میں ماڈل پولنگ اسٹیشن، شنکراؤ چوان انگلش اسکول میں خواتین پولنگ اسٹیشن، کیندریہ ودیالیہ ساؤتھ سینٹرل ریلوے میں یوتھ پولنگ اسٹیشن اور معذور پولنگ اسٹیشن آکسفورڈ انٹرنیشنل اسکول میں قائم کیا گیا ہے۔

مُسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ کی جانب سے
ناندیڑ ضلع عدالت میں عید ملاپ تقریب کا انعقاد

ناندیڑ:24 /اپریل (راست) ناندیڑ ضلع و سیشن عدالت میں مسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ کی جانب سے عیدالفطر کے ضمن میں ایک شاندار عید ملاپ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ عدالت کیمپس میں منعقدہ اس عید ملاپ تقریب کا آغاز ایڈوکیٹ سجاد علی قادری کی تلاوت قرآن سے ہوا۔تقریب کی صدارت انچارج پرنسپل ڈسٹرکٹ جج ناندیڑ ایس ای بانگر نے انجام دی۔تقریب میں شرکت کرنے والے تمام ججس مہمانانِ کا مسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ کی جانب سے گلپوشی کرتے ہوئے استقبال کیا گیا۔ اس عید ملاپ تقریب میں ناندیڑ بار اسوی ایشن کے صدر آشیش گودم گاونکر، ضلع سرکاری وکیل رنجیت دیشمکھ سمیت ضلع عدالت کے تمام جج، وکلاء اور تمام ملازمین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ضلع سیشن جج ایس ای بانگر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عدالت کے تمام ججوں، وکیلوں اور ملازمین کو ایک ہی پروگرام میں ایک ساتھ جوڑنے کا قابل ستائش کام مسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ نے کیا ہے۔انہوں نے مسلم ایڈوکیٹ فورم کو مبارکباد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ مستقبل میں بھی اس طرح کے پروگرام منعقد ہونے چاہئیں۔ مسلم ایڈوکیٹ فورم کے سرپرست ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رمضان المبارک کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ سے متعلق حاضرین کو بتایا کہ دولت مند مسلمان اپنے مال میں سے ڈھائی فی صد حصہ غریبوں، محتاجوں، مسکینوں، ضرورت مند پڑوسیوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرتے ہیں۔ ایڈوکیٹ صدیقی نے کہا کہ مسلمان ایک مہینہ مسلسل روزہ رکھتے ہوئے خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ ایڈوکیٹ صدیقی نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈی وائے چندر چوڑ کے اس پیغام کی یاددہانی کرائی جس میں انہوں نے ملک کے تمام لوگوں کو بڑھ چڑھ کر رائے دہی میں حصہ لینے اور جمہوریت کو مضبوط کرنے کی بات کہی ہے۔ مسلم ایڈوکیٹ فورم کے صدر ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار، نائب صدر ایڈوکیٹ محمد شاہد، سکریٹری ایڈوکیٹ سید ساجد، جوائنٹ سکریٹری ایڈوکیٹ واحد احمد، خازن ایڈوکیٹ جاوید خان، ایڈوکیٹ شہزان صدیقی، ایڈوکیٹ لبنیٰ فرحین، فورم کے اراکین ارشد نائیک، شیخ رو؟ف الدین، شیخ شفیع الدین و دیگر تمام مسلم وکلا نے اس عید ملاپ پروگرام کو کامیابی سے منعقد کرنے کی انتھک جدوجہد کی۔ اخیر میں تمام شرکاء کی شیر خرمہ سے ضیافت کی گئی۔تقریب کی نظامت ایڈوکیٹ سید اریب الدین نے کی جبکہ ایڈوکیٹ محمد شاہد کے اظہار تشکر پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

ممبئی میں ڈی آر آئی کی بڑی کارروائی،10 کروڑ روپے کا غیر ملکی سونا ضبط، چار گرفتار

ممبئی:24 / اپریل (ایجنسیز) ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی) نے ممبئی میں سونے کی اسمگلنگ کے ایک بڑے ریکیٹ کا پردہ فاش کیا ہے۔ ایک سرچ آپریشن کے دوران ڈی آر آئی نے 10.48 کروڑ روپے کا سونا، چاندی، نقدی اور کئی مہنگے سامان ضبط کیے ہیں جبکہ دو افریقی شہریوں کے ساتھ چار لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ڈی آر آئی افسران کے مطابق پیر (22 اپریل) کو جنوبی ممبئی کے ایک سونا پگھلانے والے ورکشاپ میں تلاشی کی مہم میں دو افریقی شہریوں سمیت چار لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔افسران نے بتایا کہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ افریقہ سے ممبئی سونا اسمگل کیا گیا ہے اور زویری بازار میں اس کو پگھلا کر سہولت کے مطابق اسے مارکیٹ میں پہنچایا جارہا ہے۔اس اطلاع کی بنیاد پر ہم نے کارروائی کی جس میں 10.48 کروڑ روپے کا سونا، چاندی و نقدی برآمد ہوا ہے۔

امیدوار وسنت چوہان کی تشہیری مہم کے ضمن میں
ادھوٹھاکرے کا پریس کانفرنس سے خطاب

بھوکر:24/اپریل (ورق تازہ نیوز) ملک میں آمریت کے خلاف لہر دوڑ گئی ہے۔لوگ حالات بدلنے سے ڈرتے ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ کسانوں میں مودی حکومت کے خلاف شدید ناراضگی ہے۔شیوسینا کا سات بارہ بدل کر غدار کے نام پر بنایا گیا، اسی طرح کیا کل ہمارا سات بارہ بدل جائے گا؟ سابق وزیراعلیٰ ادھوٹھاکرے نے تنقید کی کہ کسان اس طرح کا خوف محسوس کررہے ہیں۔ ٹھاکرے نے ووٹروں سے ملک میں آمریت کے بحران کو ختم کرنے کے لیے ناندیڑ میں پیدا 'کیچڑ' کو دھونے کی بھی اپیل کی۔ انہوں نے آج صبح صحافیوں سے بات چیت کی۔ ناندیڑ لوک سبھا انتخابات کی تشہیری مہم میں چند گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔اس وقت سابق وزیراعلیٰ ٹھاکرے نے آج صبح 11 بجے بھوکر کے تالاور یزورٹ میں پریس کانفرنس کی۔انہوں نے کہا، شیوسینا، این سی پی اور کانگریس نے ایک ساتھ آکر میری قیادت میں 2019 میں عظیم اتحاد کی حکومت بنائی۔اچھی حکومت چل رہی تھی۔لیکن اگر غداری نہ ہوتی تو مہاراشٹر آگے بڑھ جاتا۔ریاست میں خواتین محفوظ نہیں ہیں، لیکن دوسری طرف ریاستی حکومت عام لوگوں کی حفاظت کو چھوڑ کر غداروں کی حفاظت پر پیسہ خرچ کررہی ہے۔اشوک راؤ چوان کے چلے جانے کے باوجود کانگریس کو نئی زندگی مل رہی ہے کیونکہ نئے چہرے سامنے آرہے ہیں۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ لیڈر غدار بھی ہو جائیں تو ووٹر غدار نہیں بنتے۔اس کے علاوہ آمریت کے بحران کو دور کرنے کے لیے ناندیڑ میں پیدا ہونے والے کیچڑ کو دھونے کا بیڑہ اگھاڑی امیدوار نے اٹھایا ہے۔چکھلیکر کے نام کا ذکر کیے بغیر، ٹھاکرے نے مہا اگھاڑی کے امیدوار وسنت چوان کو جیتنے پر زور دیا۔اس موقع پر مہا اگھاڑی کے امیدوار وسنت بلونت راؤ چوان، کمل کشور کدم، کانگریس ضلع صدر ہنمنت پاٹل بیتموگریکر، بی. آر کدم، گووند بابا گوڑ، بالا صاحب راونگونکر، پرکاش بھوسیکر، این سی پی (شرد چندر پوار) ڈاکٹر سنیل کدم، شیوسینا (اودو) تعلقہ سربراہ سنتوش الواد، شیوسینا کے کارکنان موجود تھے۔

درگاہ حضرت سید شاہ تراب الحق و متصل آراضی پر ملکیت کا دعویٰ خارج

ایڈوکیٹ عبدالحفیظ کی کامیاب پیروی

پربھنی (رپورٹ محمد ضیاء الدین) درگاہ حضرت سید شاہ تراب الحق پربھنی و اس سے متصل آراضی کی ملکیت کے مجاوروں کے دعوے کو پربھنی کورٹ نے خارج کردیا۔ اس کیس کی تفصیلات کے مطابق پربھنی کی درگاہ سید شاہ تراب الحق پر لمباجی رینگے و دیگر جو بورمجاور درگاہ کی صاف صفائی پر عرصہ درز سے معمور ہیں انھوں نے درگاہ اور اس سے متصل سرائے سمیت دو ایکر ایک گنٹہ زمین پر ملکیت کا دعویٰ کیا تھا سول کورٹ میں داخل کردہ دیوانی دعویٰ نمبر 124/ 2014 اس کیس میں لمباجی رینگے نے مراٹھواڑہ وقف بورڈ و دیگر کو فریق بنا کر مذکورہ بالا زمین کو اپنی ملکیت ہونے کا دعویٰ داخل کیا تھا اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں ریوینیو ڈپارٹمنٹ کی دستاویزات پیش کی تھی اور اپنے اس کیس کو تقویت پہنچانے کے لیے وہ ہائی کورٹ اورنگ آباد بنچ بھی گئے تھے لیکن ہائی کورٹ کے عزت مآب جج صاحب نے ان کے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے اس کے مناسب راستے سے آنے کے لیے کہا اسی بنیاد پر یہ کیس پربھنی سول کورٹ میں آگیا پربھنی ضلع وقف بورڈ نے اس کیس کی پیروی کے لیے شہر کے معروف قانون داں اور ریٹائرڈ ایڈیشنل سیشن جج جناب عبدالحفیظ انتخاب کیا جناب عبدالحفیظ نے جنوری ۲۰۲۴ میں یہ کیس اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنی قانونی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام حقائق معزز کورٹ کے روبرو پیش کیے اور آرڈر 07 اور Rule 11 کے تحت درخواست داخل کی اور کئی اہم نکات کورٹ کے سامنے پیش کیے اور بتایا کہ مدعی کو دعویٰ داخل کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں کہ یہ وقف پراپرٹی ہے جس کا اندراج وقف گزٹ میں موجود ہے جس کو چالیس سال گزر چکے ہیں چونکہ یہ دعویٰ مدت کے بعد کیا گیا ہے وہیں اس کی سماعت کا اختیار مہاراشٹر وقف ٹریبونل کو ہے لہٰذا اس دعویٰ کو خارج کردیا جائے اور معزز عدالت نے ان کی دلیلوں کو مانتے ہوئے اس دعوے کو خارج کردیا گو کہ اس کیس کو چلانے میں ان کو کئی دشواریوں کا سامنا تھا بالخصوص وقف بورڈ کا عدم تعاون کاغذات کا بروقت فراہم نہ کرنا جیسی دشواریوں کے باوجود عبدالحفیظ صاحب نے اپنی پیشہ وارانہ مہارت کا مظاہرہ کیا اس کے لیے ہر طرف سے ان کو مبارکباد پیش کی جارہی ہے انھوں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے کرم سے وہ اولیاء اللہ کی زمین کو دستبرد سے بچاسکے ہیں۔

نئے ووٹرز ووٹنگ کی آگہی کیلئے پروگرام
26 اپریل کو پولنگ اسٹیشن پہنچیں ؛نوجوانوں سے اپیل

ناندیڑ:24/اپریل (ورق تازہ نیوز) ہم اس مہم کے لیے چل رہے ہیں کہ ہمیں ووٹ دینا چاہیے۔ضلع کے نوجوانوں نے ناندیڑ ضلع کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ آپ صرف پیدل ہی پولنگ اسٹیشن پہنچیں۔ نئے ووٹرز نے پولس پریڈ گراؤنڈ میں ووٹنگ بیداری لاٹھی لے کر دور مقابلے میں حصہ لیا۔ لوک سبھا کے عام انتخابات 2024 کی مناسبت سے، ناندیڑ ڈسٹرکٹ سویپ چیمبر ووٹنگ نوجوان نوجوان ووٹروں میں ووٹ کی اہمیت کو بڑھانے ،انہیں ووٹنگ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بیدار کرنے، بےخوف ہوکر ووٹ دینے کے اپنے فرض کو پورا کرنے کے لیے، ریلے مقابلہ اور گیند پھینکنا۔ ناندیڑ ضلع کے سولہ تعلقوں میں مقابلہ ہوا۔اپنے ہاتھوں میں ووٹنگ بیداری کا ڈنڈا لے کر ان تمام نوجوان ووٹرز نے 3000 لوگوں کے سامعین کو یہ پیغام دیا کہ ہم ووٹرز کو جیتنے کے لیے دوڑ رہے ہیں ... ہم ووٹنگ کی آگاہی کے لیے بھاگ رہے ہیں ... آپ بھی پولنگ اسٹیشن کے لیے دوڑیں اس ملک کی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے۔ ڈنڈے کو پرکشش رنگوں میں ووٹنگ سے متعلق نعروں سے سجایا گیا تھا۔ان تمام رنرز کو حاضرین نے تالیاں بجا کر داد دی اور مقابلے کا آغاز الیکشن انسپکٹر ڈاکٹر جنگید نے کیا۔ اس طرح کے پرکشش ووٹر بیداری پیغامات لکھنے پر ڈنڈے کو سراہا۔ کلکٹر ابھجیت راوت نے دوسرے مقابلے کا آغاز کیا۔ اس دوران خواتین کے مقابلے کا آغاز ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر اور سویپ ڈسٹرکٹ نوڈل آفیسر منل کرنوال نے کیا۔ اس موقع پر ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے، ناندیڑ واگھالا سٹی میونسپل کمشنر ڈاکٹر۔ مہیش کمار ڈولیفوڈے موجود تھے۔اس مقابلے میں ہدگاؤں تعلقہ کی ٹیم نے لڑکوں میں پہلا مقام حاصل کیا جبکہ بلولی تعلقہ کی ٹیم نے دوسرا مقام حاصل کیا۔

یوپی میں ہندوتوا سیاست کا کوئی اثر نہیں، نہ مودی لہر نظر آرہی اور نہ بھگوا لہر!

لکھنؤ:24 /اپریل (ایجنسیز) وزیراعظم نریندر مودی اور ان کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جانب سے 'ہندوتوا' کو سیاست کے مرکز میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے لیکن اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابات 2024 کے دوران کوئی 'بھگوا یا مودی' لہر نظر نہیں آرہی ہے۔ایسا دیکھا جارہا ہے کہ 2014 اور 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں ہندوتوا اور مودی کے نام پر ووٹ دے چکے عام کے لئے اب 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بڑھتی مہنگائی، کم ہوتے روزگار کے مواقع، مہنگی تعلیم، خواتین اور دلتوں بڑھتے مظالم وغیرہ اہم مسائل ہیں۔طلباء کا کہنا ہے کہ ایک طرف وہ بڑھتی ہوئی فیس سے پریشان ہیں اور دوسری طرف ان سے احتجاج درج کرانے کا حق بھی چھینا جارہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فیس میں اضافہ اور اسکالرشپ جیسے ایشوز پر تحریک نہ چلائی جاسکے اس لئے یونیورسٹی احاطوں کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا ہے۔طلباء رہنما آیوش کہتے ہیں کہ تقریباً تمام یونیورسٹیوں (مرکزی اور ریاستی دونوں) میں تعلیم مہنگائی ہوئی ہے۔ ان کے مطابق اس حکومت میں الہ آباد یونیورسٹی میں فیس میں 400 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے،اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی میں اسکالرشپ کبھی وقت پر نہیں آتی اور سیلف فنانس کورسز شروع ہو رہے ہیں، جو بہت زیادہ فیس والے ہیں۔اکنامکس میں ایم اے کرکے لاء کی پڑھائی کی تیاری کررہے، آیوش مانتے ہیں کہ مودی حکومت نے مولانا آزاد اسکالرشپ ختم کر کے اقتصادی طور پر کمزور مسلم و دیگر اقلیتوں کی اعلیٰ تعلیم پر براحملہ کیا ہے۔ایک دیگر طالب علم پرنس پرکاش کا کہنا ہے کہ جب طلباء فیس میں اضافہ اور اسکالرشپ جیسے مسائل پر تحریک چلاتے ہیں تو ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے اور ان کو فرضی مقدمات میں پھنسا دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ کبھی کبھی تو تحریک کو یونیورسٹی معطل کر کے ان کو ہاسٹل سے نکال دیا جاتا ہے۔تاریخ کے طالب علم پرنس پرکاش مزید کہتے ہیں کہ حکومت کی تاناشاہی کی جھلک ریاست کی یونیورسٹیوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ بی جے پی حکومت میں آنے کے بعد سے یونیورسٹیوں سے جمہوریت ختم ہو رہی ہے۔نوجوانوں کے روزگار کے مواقع کم ہونے سے بھی ناراضگی ہے۔ ان کا کہنا ہے دو کروڑ نوکریوں کا وعدہ کرکے بی جے پی اقتدار میں آئی تھی اور مودی ان کو ٹھیک سے 20 لاکھ نوکریاں بھی نہیں دے سکے۔ وہ روزگار کے بحران کو مودی حکومت کی ناکامی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔گریجویشن کے طالب علم اشونی کمار کا ماننا ہے کہ بی جے پی مذہب کی سیاست کرکے اصل مسائل سے بھٹکا رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملازمتیں فراہم کرنا تو دور کی بات، حکومت درحقیقت ملازمتوں کو تباہ کررہی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اس کی مثال اگنی ویر ہے،مودی حکومت میں فوج (آرمی، نیوی اور ایئر فورس) کی سروس کی مدت صرف چار سال رہ گئی ہے۔لکھنؤ یونیورسٹی کے نکھل کا کہنا ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے بعد تعلیم بہت مہنگی ہوگئی ہے اور پچھلے کچھ سالوں سے اسکالرشپ بھی ملنا مشکل ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ اس کے علاوہ پروفیشنل کورس کرنے کے بعد بھی نوکری کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی اور سرکاری ملازمتوں کے کاغذات لیک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح نوجوانوں کا مستقبل داو؟ پر لگ جاتا ہے۔نوجوان طلباء کا کہنا ہے کہ مہنگی تعلیم کے باعث معاشی طور پر کمزور طلبہ مستقبل میں تعلیم سے محروم رہیں گے جس سے ملک میں ناخواندگی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا۔طالب علم وریندر کمار کا کہنا ہے کہ وہ لوک سبھا انتخابات 2024 میں مرکز میں ایک نئے آپشن کی تلاش میں ہیں۔

CHANGE IN NAME

My Old Name is SYEDA AALIYA MADHAT
which now I am changing as New Name
SYEDA AALIYA MIDHAT
Hence forth my all Correspondance will be done as per my new name Please consider the Same.
Sign By: SYEDA AALIYA MIDHAT R/o. Nomaniya Nagar Chaitanya Nager, Nanded.-431605
Mo.7709517467

WISE TONE
EDUCATION INSTITUTE
wise tone creates leader.....
WEI
Add. Sai Nagar near Ajanta stone Mafco, road Nanded
+9198340 94577
Admission Are Open — Pre-School English & Arabic
Office Timing 11:00 AM to 5:00PM

اے دوست! تین برائیاں جس کے پاس ہو وہ کبھی اپنی اور اپنوں کی زندگی کو ایک اچھا مستقبل نہیں دے سکتا۔
حرام رزق کمانہ، والدین کی نہ فرمانی کرنا اور بد کردار لوگوں کے ساتھ اپنا دوستانہ رکھنا۔
حرام روزی سے دل مردہ ہوجاتا ہے اور مردہ دل میں محبت الٰہی داخل نہیں ہو سکتی یہی تو وجہ ہوتی ہے اچھے عمل کے بارے میں جانتے ہوئے بھی ہم سے اچھے عمل نہیں ہوتے۔والدین کی نہ فرمانی سے اللہ تیرے کسی عمل سے راضی نہ ہوگا اور رہی برے دوست وہ تجھے کبھی اچھائی کے قریب ہی نہیں آنے دیں گے۔ (واثق)

@wisetone4ecare Follow us

Royal Enterprises
Wajegaon, Nanded
Authorized Bosch Main Distributor (CV)
We are Hiring
Marketing Executive
Qualification: Graduate / 12th
Desired: 1-2 Years Marketing Experience / Fresher
Salary: Rs. 8,000/- to 10,000/- based on skill & performance
Send through Email / WhatsApp your C.V. on or before 29th April 2024
Email: royalenterprisesned@gmail.com
WhatsApp No. 8626058480

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔